مارچ 57

Regd. L. No. 5588

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

ربوہ

مارچ 1951ء

قیمت فی پرچہ ۷ آنے

سالانہ چندہ ۵ روپئے

کوائفِ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مرسلہ محترمہ عبدالحمید صاحب آصفہ جنرل سیکرٹری - ربوہ)

۱۲ فروری کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بعد نماز ظہر مسجد محلہ ج میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کو خطاب فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل چار نصائح تفصیل سے فرمائیں:-

(۱) اپنا مطمح نظر اونچا رکھو۔ (۲) یہ عہد کر لو کہ میں نے کسی جھوٹے کے ساتھ دوستی نہیں رکھنی۔ (۳) محنت کی عادت اپنے اندر پیدا کرو۔ (۴) ایثار کو اپنا شیوہ بناؤ۔

۲۰ فروری مسجد محلہ ج میں "مصلح موعود" کی پیشگوئی کے متعلق مردوں نے جلسہ کیا جس میں کئی ایک علماء سلسلہ نے تقاریر کیں اور نصرت گرلز سکول میں مستورات نے جلسہ کر کے اس پیشگوئی کی وضاحت کی۔ شام کے وقت عام کھیلیں ہوئیں اور رات کے وقت تمام ربوہ چراغاں سے بقعۂ نور معلوم ہو رہا تھا۔ ۲۰ فروری کو حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ شام کے بعد سندھ کیلئے تشریف لے گئے۔

مصباح کے خریداروں سے

گزارشات!

(۱) مصباح ربوہ سے ہر ماہ کی ۱۵ تاریخ کو روانہ کیا جاتا ہے جس خریدار کو مصباح نہ ملے وہ ۲۵ تاریخ تک دفتر میں اطلاع دیں۔

(۲) خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں بصورتِ دیگر تعمیلِ ارشاد مشکل ہے۔

(۳) تمام ایسے خریداران جن کے ذمے ابھی تک چندہ بقایا چلا آ رہا ہے وہ آئندہ اشاعت تک اپنا حساب صاف کر لیں بصورتِ دیگر تمام بقایا داروں کے نام پرچہ وی۔ پی کیا جائے گا۔

(۴) مصباح کے معیار کو بلند کرنے کیلئے ضروری ہے کہ بہنیں جہاں ہمیں مفید مشورے دیں وہاں ہمیں اپنے علمی مضامین سے مستفید بھی فرمایا کریں۔

(۵) مصباح میں ولادت یا کامیابی کے اعلانات بھجواتے وقت "اعانت فنڈ" میں کچھ نہ کچھ رقم بھجوانا بھی ضروری ہے۔ تاکہ بہت سی غیر مستطیع بہنوں تک مصباح بلا معاوضہ بھجوایا جا سکے۔

(۶) مضامین مختصر، خوش خط اور ایک کالم میں لکھ کر بھجوائے جایا کریں۔

ادارہ

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ

احمدی مستورات کا مذہبی اور علمی رسالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصباح ربوہ

مدیرہ
امۃ اللطیف خورشید

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ
ربوہ

جلد ۲۳ | بابت ماہ امان ۱۳۳۰ ہش مطابق ماہ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۱۲

فہرست مضامین

شذرات	مدیرہ	۲
ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام	"	۴
حدیث کے متعلق مختصر تعارف	"	۵
چودھویں کا چاند (نظم)	محترم قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب	۱۱
معلومات ــــ جوابات	حضرت سیدہ ام داؤد احمد صاحب	۱۲
واگہ کی سرحد پر (نظم)	محترم قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب	۱۷
یاد دہانی	سیدہ طینت صاحبہ جعفری	۱۸
نفلی روزوں کا ایک سجدہ (نظم)	محترمہ شمیم صاحبہ	۲۱
عورت کی زندگی کے تین دور	صفیہ ثاقب صاحبہ	۲۲
احمدی عورتوں کے فرائض	سراج بی صاحبہ	۲۵
لیکھرام کی کہانی	محترم محمد نذیر صاحب فاروقی	۳۰
بیوی کے متعلق مشاہیر کی رائے	نصیرہ نزہت صاحبہ	۳۳
کشیدہ کاری	ایم۔ صادقہ میر صاحبہ	۳۸
خانہ داری	حسن آرا راشد صاحبہ	۴۰
وصایا		۴۱

شیخ خورشید احمد شاد پرنٹر و پبلشر نے پنجاب الیکٹرک پریس لائلپور سے چھپوا کر ربوہ ضلع جھنگ سے شائع کیا۔

شذرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۴ مارچ یوم خلافت

۱۴ مارچ کا دن سلسلہ احمدیہ میں ایک تاریخی دن ہے۔ اس دن "اسیروں کے رستگار"۔ "عالم کباب"۔ "درحسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظیر" اور وہ مقدس وجود جسکی انتظار میں کنواریاں مدت سے مشعلیں جلائے کھڑی تھیں۔ ہاں وہ ہستی جسکی بشارت اللہ تعالےٰ نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دی تھی سریر آراء خلافت ہوئی۔ آپنے جس وقت زمام خلافت سنبھالی اُس وقت اندرونی خلفشار اور بیرونی فتنے پورے زوروں پر تھے اور جماعت ایک کمزور و ناتوان پودے کی طرح تھی لیکن اب سینتیس سال گذر چکے ہیں، اتنے عرصہ میں جماعت نے حضور ایدہ اللہ کے ذریعہ جو اندرونی و بیرونی نظام میں ترقی کی ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ اپنے تو اپنے خود دشمن بھی اس کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ والفضل ما شھدت به الاعداء۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی زندگی میں کئی ۱۴ مارچ کے دن لائے۔ ہم جس طرح حضور کی سلور جوبلی منا چکے ہیں اسی طرح گولڈن و ڈائمنڈ جوبلی کے مبارک ایام بھی قوم کو دیکھنے نصیب ہوں۔ آمین!

قومی غدّار

حال ہی میں عزت مآب وزیر اعظم پاکستان نے ایک خطرناک سازش کا انکشاف کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دشمنانِ پاکستان کی تخریبی کارروائیاں کس حد تک پہنچ چکی ہیں۔ اور دشمنوں کے پاکستان کے متعلق کیا ارادے ہیں۔ اور وہ پاکستان کی تباہی کے لئے کیا راہ اختیار کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ عین وقت پر یہ سازش پکڑی گئی اور دشمن اپنے ناپاک ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا۔

لیکن اس واقعہ سے کم از کم یہ نتیجہ تو ضرور نکالا جا سکتا ہے کہ ملک کے اندر قومی غداروں کو من مانی کارروائیاں کرنے دینا اور انتشار پھیلانے والوں پر مواخذہ نہ کرنا انہیں غداری اور فتنہ پردازی میں کس حد تک بے باک کر دیتا ہے۔ دشمن نے پاکستان کی تباہی کے لئے پہلے قوت مقابل ہو کر زور لگایا لیکن اس میں منہ کی کھا کر اب دوسرا طریق اختیار کیا ہے۔ جو پہلے طریق سے بہت زیادہ خطرناک اور تباہ کن ہے۔

کسی قوم کے شیرازہ کو پراگندہ کرنے والی اتنی کسی جابر و ظالم دشمن کی بے مثال طاقت نہیں ہوتی جتنا کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اندرونی نفاق اور باہمی خلفشار۔ جب تک کوئی قوم اتحاد و اتفاق کی سلک میں منسلک رہی ہے اُس وقت تک دُنیا کی بڑی سے بڑی مصیبت بھی اُس کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہیں کر سکی۔ لیکن جونہی اس میں اندرونی سرنگیں لگائی جانے لگیں اُس کی تباہی و بربادی کے آثار بھی پیدا ہونے شروع ہو گئے۔

اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے دشمنوں کے علی الرغم پاکستان کی بنیاد رکھی اور ان کی خلافِ امید پاکستان نے قلیل ترین عرصہ میں وہ شاندار ترقی کی جس نے تمام دُنیا کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ وہ لوگ جو پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے سے پہلے علی الاعلان اس کی مخالفت کرتے تھے اور ممبروں پر چڑھ کر یہ دعویٰ کیا کرتے تھے کہ ہم پاکستان کی "پ" بھی نہیں بننے دیں گے۔ اور جو لوگ کچھ عرصہ پہلے پاکستان کو جنّۃ الحمقاء قرار دیتے تھے، اب "صالحیت" اور "حکومتِ الٰہیہ" کا لبادہ پہن کر نمودار ہوئے ہیں۔ اِن لوگوں نے مقصد برآری کے لئے فرقہ وارانہ منافرت کو ہوا دینا اپنا شیوہ بنا لیا ہے۔ محض مذہبی تعصب کی بناء پر مخلص کارکنوں کی ذات کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔

ان کی تخریبی کارروائیاں اِس قدر مہلک ہو چکی ہیں کہ کئی ایک اِس فرقہ وارانہ منافرت کی آگ کی نذر ہو چکے ہیں۔ بارہا حکومت سے درخواست کی گئی کہ وہ اِس فتنہ کا ابھی سے سدِّ باب کرے ورنہ یہ آفت بلائے درماں کی طرح اسے چمٹ جائے گی۔ لیکن افسوس ہے کہ غالباً فتنہ کی آگ کی نذر ہونے والوں کی بے کسی اور بے بسی حکومت کی مشینری کو زیادہ متحرک نہ کر سکی۔

ہم پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ اگر اس قسم کے لوگوں پر ابتداء ہی میں پوری پوری گرفت کی جاتی تو آج فسادیوں کو اتنی جرأت کا موقع نہ ملتا۔

اب بھی ہم جناب وزیر اعظم سے درخواست کریں گے کہ وہ اِس فاسد مواد کی پوری تشخیص کر کے اس کا نہایت ہوشیاری اور دانشمندی سے اپریشن کریں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ زہر سارے جسم میں سرایت کر جائے اور اس کے علاج کی کوئی سبیل باقی نہ رہے۔

پتہ درکار ہے:- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب بھیروی اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں۔ (محمودہ رفعت راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(پیش کردہ:- حضرت سیدہ ام داؤد احمد صاحبہ)

دُکھ کا پہنچنا اپنے اعمال کا نتیجہ ہے!

"کوئی تکلیف نہیں پہنچتی جب تک آسمان پر فتوے نہ ہو۔ اگرچہ تکالیف تو پیغمبروں کو بھی پہنچتی ہیں مگر وہ از راہِ محبت ہوتی ہیں۔ اور ان میں ایک قسم کی تعلیم مخفی ہوتی ہے۔ جو ان مشکلات میں انبیاء علیہم السلام کا پاک گروہ اپنے طرز عمل اور چال چلن سے دیتا ہے۔"

"اور بعض لوگوں پر دُکھ کی مار ہوتی ہے۔ اور وہ اُن کی اپنی ہی کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔ مَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ پس آدمی کو لازم ہے کہ توبہ و استغفار میں لگا رہے۔ اور دیکھتا رہے کہ ایسا نہ ہو بداعمالیاں حد سے گزر جائیں۔ اور خدا تعالےٰ کے غضب کو کھینچ لائیں۔ جب خدا تعالےٰ کسی پر فضل کے ساتھ نگاہ کرتا ہے تو عام طور پر دلوں میں اس کی محبت کا القا کر دیتا ہے۔ لیکن جس وقت انسان کا شر حد سے گزر جاتا ہے اس وقت آسمان پر اسکی مخالفت کا ارادہ ہوتے ہی اللہ تعالےٰ کے منشاء کے موافق لوگوں کے دل سخت ہو جاتے ہیں مگر جونہی وہ توبہ استغفار کے ساتھ خدا کے آستانہ پر گر کر پناہ لیتا ہے تو اندر ہی اندر ایک رحم پیدا ہو جاتا ہے اور کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا کہ اس کی محبت کا بیج لوگوں کے دلوں میں بو دیا جاتا ہے۔ غرض توبہ استغفار ایسا مجرب نسخہ ہے کہ خطا نہیں جاتا۔"

(از ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث کے متعلق مختصر تعارف!

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے اپنی کتاب "چالیس جواہر پارے" میں حدیث کے متعلق جو مختصر تعارف تحریر فرمایا ہے وہ احمدی بہنوں کے ازدیادِ علم کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ (مدیرہ)

حدیث کی تعریف

حدیث ایک عربی لفظ ہے جس کے بنیادی معنی ایسی نئی بات کے ہیں جو یا تو بالکل ہی نئی ہو یا نئے انداز میں پیش کی گئی ہو۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بھی نئے اور بیش بہا حقائق پر مشتمل ہے اس لئے اس کا نام اصطلاحاً حدیث رکھا گیا ہے۔ پس حدیث اس مقدس کلام کا نام ہے جو ہمارے آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ نفسی) کی زبانِ مبارک سے نکلا یا جس میں آپؐ کی پاکیزہ زندگی کا کوئی چشم دید واقعہ بیان کیا گیا۔ اور پھر آپؐ کے صحابہؓ اور بعد کے مسلمان راویوں کے ذریعہ وہ کچھ عرصہ کے بعد تحریر میں لا کر محفوظ کر لیا گیا۔ عربوں کا حافظہ جیسا کہ عیسائی مؤرخوں تک نے تسلیم کیا ہے غیر معمولی طور پر عمدہ تھا۔ اور وہ جو بات بھی سنتے اور دیکھتے تھے اُسے بڑی حفاظت کے ساتھ یاد رکھتے تھے۔ اور چونکہ حدیث ایک مقدس دینی علم ہے اس لئے اس معاملہ میں خصوصیت کے ساتھ بڑی احتیاط اور بڑی امانت و دیانت سے کام لیا گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کو غیر معمولی حفاظت کے ساتھ پیچھے آنیوالی نسلوں تک پہنچایا گیا۔ بے شک بعض راوی حافظہ اور سمجھ اور دیانت میں ایسے پکے نہیں تھے کہ انکی روایتوں پر پورا اعتماد کیا جا سکے۔ مگر حدیث جمع کرنے والے بزرگوں نے ایسے پختہ اصول مقرر کر دیئے ہیں جن کے ذریعہ مناسب چھان بین کر کے صحیح حدیثوں کو کمزور حدیثوں سے الگ کیا جا سکتا ہے۔

حدیث بیان کرنے کا طریق

حدیث بیان کرنیکا طریق عموماً یہ ہوتا تھا کہ جس صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے کوئی بات سُنی ہوتی تھی یا آپؐ کو کوئی کام کرتے دیکھا ہوتا تھا تو وہ اُسے اشاعتِ علم کی غرض سے ایسے لوگوں تک پہنچاتا تھا جنہوں نے یہ بات نہیں سُنی یا نہیں دیکھی ہوتی تھی۔ یا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک زمانہ نہیں پایا ہوتا تھا۔ اور حدیث بیان کرنے کے الفاظ عموماً اس قسم کے ہوتے تھے کہ میں نے فلاں شخص سے یہ بات سُنی ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے فلاں صحابی سے سنا کہ اس نے فلاں موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں ارشاد فرماتے ہوئے سنا یا یہ کام کرتے ہوئے دیکھا کہ ...... اور پھر یہ لوگ اسی طرح پر ایمان تازہ کرنے کی غرض سے یا اشاعتِ علم کی غرض سے دوسرے لوگوں تک روایت پہنچاتے چلے جاتے تھے اور اس طرح راویوں کے ایک مسلسل اور باقاعدہ سلسلہ کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث بعد میں آنیوالے لوگوں کے لئے محفوظ ہو گئیں۔

راویوں کے طبقات

حدیث کے راوی کئی طبقات میں منقسم ہیں۔ سب سے اوپر کا مسلمان راوی جس نے کوئی بات براہِ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو یا آپ کو کوئی کام کرتے ہوئے دیکھا ہو صحابی کہلاتا ہے۔ اس کے نیچے کا راوی جو صحابی سے سن کر آگے روایت کرتا ہے محدثین کی اصطلاح میں تابعی کہلاتا ہے۔ اور اس سے نیچے کا راوی تبع تابعی کہلاتا ہے۔ اور اس کے بعد عام راویوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اسی طرح حافظہ اور سمجھ اور دیانت کے لحاظ سے بھی راویوں کے مختلف طبقات سمجھے جاتے ہیں۔

حدیث کی مشہور کتابیں

حدیث کی روایتیں عموماً دوسری صدی ہجری کے وسط سے لے کر تیسری صدی ہجری کے آخر تک جمع ہو کر کتابی صورتوں میں مرتب کر لی گئی تھیں۔ حدیث کی کتابیں یوں تو بہت ہیں مگر ان میں سے چھ کتابیں خاص طور پر زیادہ صحیح اور زیادہ مستند سمجھی جاتی ہیں۔ اسلئے ان چھ کتابوں کا نام صحاح ستہ (یعنی حدیث کی چھ صحیح کتابیں) مشہور ہو گیا ہے۔ ان چھ کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

(۱) **صحیح بخاری**۔ مرتبہ امام محمد بن اسمٰعیل البخاری (ولادت سنہ ۱۹۴ھ وفات سنہ ۲۵۶ھ)۔ امام بخاری کی یہ کتاب حدیث کی تمام کتابوں میں سب سے زیادہ صحیح اور سب سے زیادہ مستند سمجھی جاتی ہے اور امام بخاری کا ذاتی مقام بھی مسلّمہ طور پر سب محدثین سے بالا سمجھا گیا ہے۔ اسی لئے صحیح بخاری کا نام (اصح الکتب بعد کتاب اللہ) مشہور ہو گیا ہے۔

(۲) **صحیح مسلم**۔ مرتبہ امام مسلم بن الحجاج النیشاپوری (ولادت سنہ ۲۰۴ھ وفات سنہ ۲۶۱ھ)۔ ان کی کتاب صحاح ستہ میں دوسرے نمبر پر شمار ہوتی ہے اور نہایت عمدہ اور قابلِ اعتماد مجموعہ سمجھی گئی ہے۔ اکثر محدثین صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو ملا کر صحیحین (یعنی حدیث کی دو صحیح ترین کتابیں) کا نام دیتے ہیں۔

(۳) **جامع ترمذی**۔ مرتبہ امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی (ولادت سنہ ۲۰۹ھ وفات سنہ ۲۷۹ھ)۔ یہ امام بخاری کے شاگرد تھے۔ ان کا مجموعہ احادیث بھی نہایت اعلیٰ مقام پر مانا گیا ہے۔

(۴) **سنن ابو داؤد**۔ مرتبہ امام ابو داؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی (ولادت سنہ ۲۰۲ھ وفات سنہ ۲۷۵ھ)۔ فقہی مسائل کی تدوین اور استخراج میں انہیں بہت ارفع مقام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاصل ہے۔ مگر اس بارے میں محققین میں اختلاف ہے کہ جامع ترمذی اور سُنن ابو داؤد میں سے کس کا مقام بلند ہے۔

(۵) سُنن النسائی ۔ مرتبہ امام احمد بن شعیب النسائی (ولادت ۲۱۵ھ وفات ۳۰۳ھ) امام نسائی بھی حدیث کے بڑے ائمہ میں سے ہیں۔ اور ان کی کتاب کا درجہ صحاح ستّہ میں عموماً پانچویں نمبر پر مانا گیا ہے۔

(۶) سُنن ابن ماجہ ۔ مرتبہ امام محمد بن یزید ابن ماجہ القزوینی (ولادت ۲۰۹ھ وفات ۲۷۳ھ)۔ یہ کتاب صحاح ستّہ میں چھٹے یعنی آخری نمبر پر سمجھی جاتی ہے کیونکہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مجموعہ میں بعض کمزور حدیثیں بھی راہ پاگئی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ کمزور حدیثوں کے ذرات کی وجہ سے صحیح اور قیمتی جواہر کے ذخیرہ کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ سُنن ابن ماجہ حقیقتاً ایک عمدہ کتاب ہے۔

اُوپر کی چھ مشہور کتابوں کے علاوہ حدیث کی مندرجہ ذیل دو کتابیں بھی بہت مشہور ہیں۔

(۱) موطّا ۔ مرتبہ امام مالک ابن انس المدنی۔ (ولادت ۹۳ھ وفات ۱۷۹ھ)۔ امام مالک حدیث کے امام ہونے کے علاوہ فقہ کے بھی امام سمجھے جاتے ہیں یعنی وہ فقہ کے اُن چار مشہور اماموں میں سے ہیں جنہیں مسلمانوں کا بیشتر حصہ فقہی امور میں قابلِ تقلید خیال کرتا ہے۔ امام مالک کی فقہ پر عمل کرنے والے مالکی کہلاتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ترین زمانہ میں پیدا ہونے اور پھر خاص شہر مدینہ میں تربیت پانے کی وجہ سے امام مالکؒ کا مقام بھی بہت بلند سمجھا جاتا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدّث دہلوی مجدّد صدی دوازدہم نے تو ان کی کتاب موطّا کا درجہ اپنے ذوق کے مطابق صحیح بخاری سے بھی بالا قرار دیا ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ موطّا ایک بہت بلند پایہ کتاب ہے۔

(۲) مُسند امام احمد بن حنبل البغدادی۔ (ولادت ۱۶۴ھ وفات ۲۴۱ھ)۔ امام مالک کی طرح امام احمد بن حنبل بھی حدیث کے علاوہ فقہ کے امام بھی سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان کی فقہ پر عمل کرنے والے مسلمان حنبلی کہلاتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل کے فرزند کی بے احتیاطی کی وجہ سے ان کے مجموعہ میں بعض کمزور حدیثیں بھی راہ پاگئی ہیں ورنہ ان کا اپنا جمع کیا ہوا مجموعہ نہایت شاندار تھا۔

فقہ کے اِن دو اماموں (یعنی امام مالکؒ اور امام احمد بن حنبلؒ) کے علاوہ فقہ کے باقی دو امام۔ امام ابو حنیفہؒ (ولادت ۸۰ھ وفات ۱۵۰ھ) اور امام شافعیؒ (ولادت ۱۵۰ھ وفات ۲۰۴ھ) ہیں اپنے مقلدین کی تعداد کے لحاظ سے اور اصول تفقہ کے لحاظ سے بھی امام ابو حنیفہ جو عرفِ عام میں امام اعظم کہلاتے ہیں ان کا درجہ فقہ کے سارے اماموں میں بلند تر ہے۔ امام ابو حنیفہ کی توجہ زیادہ تر فقہ کی تدوین کی طرف رہی لیکن امام شافعیؒ کا حدیث کا مجموعہ بھی جو کتاب الام کہلاتا ہے کافی شہرت رکھتا ہے۔

اُوپر کے بیان شدہ سب محدّثوں اور بزرگوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحیح حدیثوں کی تلاش اور چھان بین میں اپنی عمریں خرچ کر کے لاکھوں حدیثوں کے ذخیرہ میں سے اپنے مجموعوں کا انتخاب تیار کیا ہے۔ لاریب تمام عالم اسلامی کو ان بزرگوں کا دلی شکر گزار ہونا چاہیئے۔ وجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حدیث کی اقسام

محدثین نے حدیث کی بہت سی قسمیں قرار دی ہیں۔ ان میں سے ذیل کی اقسام زیادہ مشہور ہیں:۔

(۱) حدیث قولی ۔ یعنی وہ حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے الفاظ بیان کئے گئے ہوں۔ مثلاً کوئی صحابی یہ بیان کرے کہ فلاں موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تقریر فرمائی یا فلاں شخص کے ساتھ یہ گفتگو کی یا فلاں صحابی کو یہ حکم دیا وغیرہ وغیرہ۔

(۲) حدیث فعلی ۔ یعنی وہ حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی قول کا ذکر نہ ہو بلکہ صرف فعل کا ذکر ہو۔ مثلاً یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فلاں موقع پر یہ کام کیا یا فلاں دینی فریضہ اس اس رنگ میں ادا فرمایا وغیرہ وغیرہ۔

(۳) حدیث تقریری ۔ یعنی وہ حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی قول یا فعل تو بیان نہ کیا گیا ہو لیکن یہ ذکر ہو کہ آپ کے سامنے فلاں شخص نے فلاں فلاں کام کیا یا فلاں بات کہی اور اسے آپ نے اس کام کے کرنے یا اس بات کے کہنے سے نہیں روکا۔ دراصل عربی زبان میں تقریر کے معنی بولنے کے نہیں ہوتے بلکہ کسی بات کو برقرار رکھنے کے ہوتے ہیں۔ پس حدیث تقریری سے وہ حدیث مراد ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی صحابی کے فعل یا قول کو صحیح سمجھتے ہوئے اسے برقرار رکھا ہو۔ اور اس پر اعتراض نہ فرمایا ہو۔

(۴) حدیث قدسی ۔ یعنی وہ حدیث جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی طرف کوئی ارشاد یا فعل منسوب کیا ہو۔ مثلاً یہ فرمایا ہو کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس اس طرح ارشاد فرمایا ہے۔ اور یہ بات قرآنی وحی کے علاوہ ہو۔

(۵) حدیث مرفوع ۔ یعنی وہ حدیث جس کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہو۔ اور آپ کی طرف کوئی بات براہِ راست منسوب کی گئی ہو۔ کہ آپ نے فلاں موقع پر یہ بات کہی۔

(۶) حدیث موقوف ۔ یعنی وہ حدیث جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچنے کی بجائے کسی صحابی تک آکر رک جاتی ہو۔ مگر اس حدیث کی نوعیت اور صحابی کا اندازِ بیان ایسا ہو کہ یہ قیاس کیا جائے کہ یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی گئی ہو گی۔

(۷) حدیث متصل ۔ یعنی وہ حدیث جس کے تمام راوی پوری پوری ترتیب کے ساتھ مذکور ہوں اور کوئی راوی درمیان میں چھٹا ہوا نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۸) حدیث منقطع - یعنی وہ حدیث جس کا کوئی راوی درمیان میں سے چھٹا ہوا ہو - جس کی وجہ سے اس حدیث کے حسن و قبح کا اندازہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے -

(۹) حدیث صحیح - یعنی وہ حدیث جس کے تمام راوی حافظہ اور سمجھ اور دیانت کے لحاظ سے قابلِ اعتماد ہوں - اور اگر غور کیا جائے تو ایک راوی کو قابلِ اعتماد سمجھنے کے لئے یہی تین اوصاف ضروری ہوتے ہیں -

(۱۰) حدیث ضعیف - یعنی وہ حدیث جس کا کوئی راوی حافظہ یا سمجھ یا دیانت کے لحاظ سے قابلِ اعتماد نہ ہو - حتیٰ کہ اگر کسی حدیث کے راویوں میں سے کوئی ایک راوی بھی ناقابلِ اعتماد ہوگا تو باوجود اس کے کہ دوسرے راوی قابلِ اعتماد ہوں یہ حدیث ضعیف سمجھی جائے گی -

(۱۱) حدیث موضوع - یعنی وہ حدیث جس کے متعلق یہ ثابت ہو جائے کہ وہ کسی دروغگو راوی نے اپنی طرف سے وضع کر کے بیان کر دی ہے -

(۱۲) اثر - (جس کی جمع آثار ہے) اس روایت کو کہتے ہیں جو صرف کسی صحابی کے قول پر مشتمل ہو - اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کوئی بات منسوب نہ کی گئی ہو - اس سے ظاہر ہے کہ اثر دراصل حدیث کی اقسام میں شامل نہیں ہے بلکہ اس سے ایک جداگانہ چیز ہے - مگر چونکہ حدیث کی کتابوں میں بالعموم آثار بھی شامل ہوتے ہیں اس لئے بعض اوقات عام لوگ ان دونوں اصطلاحوں میں فرق نہیں کرتے -

حدیث اور سُنّت میں فرق

ایک ضروری بات یہ بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ گو عام لوگ حدیث اور سُنّت میں فرق نہیں کرتے - مگر دراصل یہ دونوں چیزیں الگ الگ ہیں - حدیث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن افعال یا اقوال کا نام ہے جو راویوں کی زبانی روایت کی بنا پر سینہ بسینہ نیچے پہنچے - اور پھر ایک سو یا ڈیڑھ سو یا دو سو یا اڑھائی سو سال کے بعد لوگوں کے سینوں سے جمع کر کے کتابی صورت میں مرتب کر لئے گئے - لیکن اس کے مقابل پر سُنّت کسی لفظی روایت کا نام نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس تعامل کا نام ہے جو آپ نے کسی دینی امر میں اختیار کیا - اور اپنی نگرانی میں اپنے صحابہ کو اس پر قائم فرما دیا - اور پھر اسی طرح عملی نمونہ کی صورت میں یہ تعامل بعد میں آنے والے لوگوں تک پہنچا - مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب نماز کے متعلق قرآنی احکام نازل ہوئے تو بظاہر ان احکام میں نماز کی پوری تفصیل صراحتہً درج نہیں تھی کہ دن رات میں کتنی نمازیں فرض ہیں - اور ان کا کون کون سا وقت ہے - اور ہر نماز میں کتنی رکعات ہونی چاہئیں - اور ہر رکعت کس طرح ادا کی جانی ضروری ہے - وغیرہ وغیرہ - اس پر آپ نے خدا تعالیٰ کی وحی خفی کے ماتحت یا اپنے نورِ نبوت کی روشنی میں صحابہؓ کے سامنے ان احکام کا عملی نمونہ پیش کیا - اور صحابہؓ کو اپنی نگرانی میں اس نمونہ پر قائم کیا اور پھر صحابہؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے آگے اپنے نمونہ کا عملی ورثہ تابعین کو دیا۔ اور تابعین نے آگے یہ سبق اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ تبع تابعین تک پہنچایا۔ اور اس طرح تعامل کی ایک مسلسل زنجیر قائم ہوتی چلی گئی۔

پس سُنّت حدیث سے ایک بالکل علیحدہ اور جداگانہ چیز ہے۔ اور حدیث کی نسبت بہت زیادہ وزن اور پختگی کا پہلو رکھتی ہے۔ اس لئے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اسلامی شریعت کی اصل بُنیاد قرآن شریف اور سُنّت پر ہے۔ کیونکہ قرآن خدا کا کلام ہے اور سُنّت اس کلام کی تشریح ہے۔ جو خدا کے رسولؐ نے اپنے عملی نمونہ سے قائم فرمائی۔ اور پھر وہ صحابہ کرام کے عملی نمونہ کے ذریعہ بعد والی نسل کو پہنچی۔ اور پھر بعد والی نسل سے اُس سے بعد والی نسل کو پہنچی۔ اور اس طرح ایک شمع سے دوسری شمع روشن ہوتی چلی گئی۔ لیکن اس کے مقابل پر حدیث جو قولی روایات کا مجموعہ ہے حتّٰی کہ اس کی فعلی اور تقریری حدیثیں بھی اصل قولی روایات کے ذریعہ ہی ہم تک پہنچی ہیں۔ ایک تائیدی گواہ کا رنگ رکھتی ہے۔ بے شک وہ ایک بہت زبردست تائیدی گواہ ہے جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ مگر بہرحال اسے وہ بُنیادی حیثیت حاصل نہیں جو قرآن اور سُنّت کو حاصل ہے تاہم اس بات میں ذرہ بھر بھی کلام نہیں کہ حدیث ایک نہایت اعلیٰ درجہ کا تاریخی اور علمی اور روحانی خزانہ ہے۔ اور جب تک کوئی حدیث قرآن شریف کی کسی آیت یا کسی صحیح تر حدیث کے خلاف نہ ہو ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ قرآنی حکم اطیعوا الرسول کے ماتحت اسے قبول کرکے اپنی زندگی کے لئے مشعلِ راہ بنائے۔ لیکن افسوس ہے کہ آجکل بعض مسلمان کہلانے والے اس بیش بہا علمی خزانہ کی اہمیت کو کم کرنے کے درپے ہیں۔

تعاونوا علی البرّ والتقویٰ

جن بہنوں نے اشاعتِ مصباح میں ہماری اعانت فرمائی ہے انکے اسماء گرامی شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔

(۱) محترمہ امۃ العزیز صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ راولپنڈی	۱۳	خریدار
(۲) محترمہ امۃ الحکیم صاحبہ بنت محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ	۲	؍؍
(۳) محترمہ اہلیہ صاحبہ قاضی محمد عبداللہ صاحب ربوہ	۲	؍؍

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالحی صاحب راولپنڈی نے کسی مستحق بہن کے نام مصباح جاری کرنے کیلئے ۔/۵ روپے روانہ فرمائے ہیں (مدیرہ)

پتہ مطلوب ہے اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب محلہ دار العلوم قادیان دار الامان کی رہائش کے متعلق اگر کسی بہن کو کچھ معلوم ہو تو پتہ دیں اور اگر وہ خود یہ پڑھیں تو اطلاع دیں اُن سے ضروری کام ہے۔ (محمودہ رفعت راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چودھویں کا چاند

صبح کے وقت مغربی اُفق پر دیکھکر

محترم قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب

مشرق سے نکل کر تُو جو مغرب میں ہے آیا
قادیں سے مرا چاند ہے ربوہ میں دکھایا

چہرے پہ ترے نور ہے سینے میں مگر داغ
ہجرت کا لئے داغ مرا چاند بھی آیا

سرگرم سفر رہ کہ اُبھرنا ہے دوبارہ
ہاں ہاں اسی مشرق سے جہاں نُور یہ پایا

اسی نُور سے تاریکیٔ عالم کو کریں دُور
اب جی میں یہی اپنے ہے ہر وقت سمایا

اسلام کے خورشید کی تنویر میں دیکھو
توحید کا دن مغربی مُلکوں میں چڑھایا

یہ بدرِ محمدؐ کی ضیا باری ہے ہر سُو
اللہ کی رحمت کا ہے پھیلا ہوا سایا

یہ سایہ تو بڑھتا ہی چلا جائے گا ہر دم
ہر ظلّی نبوّت کو یونہی حق نے بڑھایا

جس قوم میں جس مُلک میں جا پہنچے ہوں اکمل
محمود کے سرہنگ پلٹ دیتے ہیں کایا

ہاتھ آئے کلیدِ ظفر و فتح انہیں جلد
یہ میری دُعا تجھ سے ہے اے ربِّ برایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معلومات ــــــ جوابات

حضرت اُم داؤد احمد صاحب کے ارسال کردہ عام معلومات سے متعلق ۱۲ سوالات مصباح نومبر سنہ ۱۹۵۰ء میں شائع کئے جا چکے ہیں اب آپ نے ان کے جواب بھجوائے ہیں بوشکریہ کے ساتھ شائع کئے جا رہے ہیں۔ کچھ سوال تفصیل طلب ہیں ان کے جوابات بعد میں دیئے جائیں گے۔ انشاءاللہ (مدیرہ)

سوال ۱:- قرآن مجید کا نزول کب اور کہاں شروع ہوا؟

جواب:- قرآن مجید کے نزول کی ابتدا ماہ رمضان .... میں ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُس وقت مکہ کے قریب غار حرا میں تھے۔

سوال ۲:- قرآن مجید کی کُل سورتیں کتنی ہیں؟

جواب:- قرآن مجید کی کُل سورتیں ۱۱۴ ہیں۔

سوال ۳:- مغضوب علیہم اور الضالین سے کون مراد ہیں؟

جواب:- مغضوب علیہم سے یہود اور ضالین سے مراد عیسائی ہیں۔

سوال ۴:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری شادی کب اور کن کی صاحبزادی سے ہوئی؟

جواب:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دوسری شادی حضرت اُم المومنین سے سنہ ۱۸۸۴ء میں ہوئی۔ حضرت اُم المومنین نصرت جہاں بیگم مدظلہا العالی حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہیں۔

سوال ۵:- چاند اور سورج گرہن کس سن میں ہوا؟

جواب:- چاند اور سورج کا گرہن ایک ہی ماہ میں (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہدی کے نشانات میں سے قرار دیا تھا) سنہ ۱۸۹۴ء میں ہوا۔

سوال ۶:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس سن میں ہوشیارپور میں خلوت نشینی اختیار کی؟

جواب:- حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنہ ۱۸۸۶ء میں ہوشیارپور میں چالیس روز تک خلوت نشینی اختیار کی۔

سوال ۷:- صحاح ستہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:- صحاح ستہ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی احادیث کی چھ مستند اور مشہور کتب ہیں جن کے نام درج ذیل ہیں:-

صحیح بخاری[۱]۔ صحیح مسلم[۲]۔ ابوداود[۳]۔ ترمذی[۴]۔ نسائی[۵]۔ ابن ماجہ[۶]۔

سوال ۸:- حدیث قدسی کسے کہتے ہیں؟

جواب:- حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ بیان فرمائیں کہ خدا تعالےٰ نے مجھے یوں ارشاد فرمایا۔

سوال ۹:- کیا آپ کو شیعوں کی کسی حدیث کی کتاب کا علم ہے؟

جواب:- جس طرح ہماری احادیث کی چھ معتبر کتب ہیں اسی طرح شیعہ صاحبان کی احادیث کی معتبر کتب چار ہیں۔ جنہیں وہ صحاح اربعہ کہتے ہیں۔ (۱) اصول کافی (۲) من لایحضرہ الفقیہہ (۳) استبصار (۴) تہذیب الاحکام۔

سوال ۱۰:- قرآن مجید کے بعد حدیث کی کیا ضرورت رہتی ہے؟ جب لکھا ہے تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ۔

جواب:- قرآن مجید اصولی طور پر ایک کامل کتاب ہے جس میں مذہب کے اصول بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں۔ احادیث میں سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے افعال و اقوال سے قرآن مجید کے تمام اصولوں کی تشریح و تفسیر فرمائی ہے۔

سوال ۱۱:- حدیث و سُنّت کا باہمی کیا تعلق ہے؟

جواب:- سُنّت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اعمال و افعال مبارکہ ہیں جو شریعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کو حضورؐ نے اپنی زندگی میں سر انجام دیا۔ اور آپؐ کی زندگی میں صحابہؓ اس پر عمل کرتے تھے۔ اور آپؐ کے بعد ان پر آپؐ کی اُمّت کا تعامل رہا۔ مگر حدیث سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اقوال ہیں جو سینہ بسینہ منقول چلے آئے اور آپؐ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد کتب کی صورت میں جمع کر دیئے گئے۔

سُنّت اور حدیث میں بلند مرتبہ سُنّت کا ہے اور پھر حدیث کا۔

سوال ۱۲:- اگر کیچڑ ہو اور ڈر ہو کہ زمین پر بیٹھیں گے تو کپڑے خراب ہو جائیں گے تو جنازے کی نماز کس طرح پڑھی جائے؟

جواب:- جنازہ کی نماز میں صرف قیام ہوتا ہے سجدہ وغیرہ نہیں ہوتا۔ اس لئے زمین پر بیٹھنے کی ضرورت نہیں۔

سوال ۱۳:- بیعتِ رضوان سے کیا مراد ہے؟

جواب:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۶ھ میں مدینہ سے مکّہ کی طرف عمرہ کرنے کے لئے ۱۴۰۰ صحابہؓ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی معیت میں تشریف لے گئے۔ اُس وقت مکّہ پر قریش کا تصرف تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکّہ میں تشریف لا کر عمرہ کرنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ حضورؐ نے مکّہ سے کچھ فاصلہ پر ایک مقام حدیبیہ میں قیام فرمایا اور حضرت عثمانؓ کو ایلچی بنا کر قریش مکّہ کے پاس بھیجا۔ حضرت عثمانؓ مکّہ میں تھے کہ یہ خبر ملی کہ قریش مکّہ نے سفیروں کے بارے میں حکومتوں کی ہر ایک قسم کی ذمہ داریوں کو برطرف رکھتے ہوئے حضرت عثمانؓ کو قتل کر دیا ہے۔ اس موقع پر حضورؐ نے اُن صحابہؓ سے جو حضورؐ کے ساتھ تھے یہ بیعت لی کہ اگر حضرت عثمانؓ کے قتل کی خبر صحیح نکلی تو وہ قریش مکّہ سے جنگ کریں گے اور جان لڑا دینگے مگر میدانِ جنگ سے پیٹھ نہ پھیریں گے۔ صحابہ کرامؓ نے بڑے جوش و خروش سے اس بیعت میں حصّہ لیا۔ اور خدا تعالیٰ نے صحابہؓ کے اِس فعل پر قرآن مجید میں رضامندی اور خوشنودی کا اظہار کیا ہے۔ اِس بیعت کو بیعتِ رضوان کہتے ہیں اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے سندِ خوشنودی میں رضا کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ۔ بعد میں حضرت عثمانؓ کے قتل کی خبر غلط ثابت ہوئی۔

سوال ۱۴:۔ فقہاء اربعہ کے نام بتاؤ؟

جواب:۔ فقہاء اربعہ یہ ہیں:۔ حضرت امام ابو حنیفہ۔ حضرت امام مالک بن انس۔ حضرت امام شافعی۔ حضرت امام احمد بن حنبل۔

سوال ۱۶:۔ قرآن اور حدیث کی موجودگی میں فقہ کی کیا ضرورت ہے؟

جواب:۔ قرآن مجید میں اسلام کے اصول بیان ہیں۔ احادیث میں بعض اصولوں کی قولی اور عملی تشریح کی گئی ہے۔ انہیں اصولوں اور تشریحات سے احکام کا استنباط کرنے کا نام فقہ ہے۔ پس فقہ قرآن و حدیث سے کوئی متمائز چیز نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے اس حصہ سے جو ظاہری اعمال سے تعلق رکھتا ہے احکام نکالنے کا نام ہی فقہ ہے۔

سوال ۱۷:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فقہ حنفیہ کے متعلق کن خیالات کا اظہار فرمایا ہے؟

جواب:۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن مجید، سُنّت النبی صلعم اور حدیث شریف سے کسی مسئلہ کے بارہ میں انسان استنباط نہ کر سکے تو فقہ حنفیہ کی طرف توجہ کرے کیونکہ وہ دیگر مذاہب کی فقہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیادہ معقول و مدلّل ہے۔

سوال ۱۸:۔ جہاد کی تعریف کیا ہے؟

جواب:۔ اسلام کی خدمت اور اس کی ترقی کے لئے جدّوجہد اور اپنے نفس کی اصلاح کا نام جہاد ہے۔ خواہ تقریر سے ہو خواہ تحریر سے خواہ تلوار سے اور خواہ کسی اور رنگ میں۔ احادیث سے ثابت ہے کہ تلوار کے جہاد کو ثانوی حیثیت حاصل ہے بڑا جہاد تعلیم و تربیت و تبلیغ دین ہے۔ حضورؐ نے ایک جنگ سے فراغت کے بعد فرمایا رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر۔

سوال ۱۹:۔ اِس وقت تبلیغ کا سب سے اچھا ذریعہ کیا ہے؟

جواب:۔ مضطربانہ دُعا اور نیک نمونہ۔

سوال ۲۱:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی عُمر میں دعویٔ نبوت کیا؟

جواب:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کی عمر میں دعویٔ نبوّت فرمایا۔

سوال ۲۵:۔ غارِ حرا اور ثور کے متعلق آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:۔ غارِ حرا مکّہ کے قریب ایک غار ہے۔ جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دعویٔ نبوت سے قبل عبادت کیا کرتے تھے۔ اسی غار میں قرآن مجید کا نزول شروع ہوا۔ غارِ ثور مکہ کے قریب ایک غار ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ نے مدینہ کی طرف ہجرت کے لئے جاتے ہوئے ۳ دن پناہ لی۔

سوال ۲۶:۔ سب سے پہلی جنگ مسلمانوں نے کونسی کی؟

جواب:۔ مسلمانوں نے سب سے پہلی جنگ جنگ بدر کی۔ اس سے قبل چھوٹی چھوٹی جھڑپیں کفار سے ہو چکی تھیں۔

سوال ۲۷:۔ وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر کیا الفاظ تھے؟

جواب:۔ وفات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر اللّٰھمّ الی الرفیق الاعلیٰ کے الفاظ نکل رہے تھے۔

سوال ۲۸:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہاں دفن ہوئے؟

جواب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں مدفون ہوئے۔

سوال ۲۹:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے غسل دیا؟

جواب:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے غسل دیا۔

سوال ۳۰:۔ حضرت حمزہؓ کا واقعۂ قبول اسلام بیان کریں؟

جواب:۔ حضرت حمزہؓ مکہ میں مسلمان ہوئے۔ آپؓ کے اسلام لانے کا واقعہ تاریخ میں اس طرح مروی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ ایک روز سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صحن کعبہ میں تشریف فرما تھے کہ ابوجہل آیا اور آپ کے چہرہ مبارک پر ایک تھپڑ لگایا حضور سرور کائنات نے اس پر صرف یہ فرمایا کہ اے لوگو! تم مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو۔ کیا صرف اس بات پر کہ میں تمہیں خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ حضرت حمزہ کی ایک خادمہ یہ واقعہ دیکھ رہی تھی۔ حضرت حمزہ اس وقت شکار کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب واپس تشریف لائے تو خادمہ نے سارا واقعہ کہہ سنایا اور طنزاً کہا کہ آپ ترکش اور کمان لئے شکار کرتے پھرتے ہیں مگر اپنے بھتیجہ کی کچھ خبر نہیں۔ حضرت حمزہؓ غصہ سے بھر گئے اور صحن کعبہ میں جاکر اپنی کمان زور سے ابوجہل کے سر پر دے ماری اور کہا کہ میں نے سنا ہے کہ تم نے محمد کو تکلیف دی ہے۔ آج سے میں بھی مسلمان ہوتا ہوں ہمت ہو تو مجھ سے لڑائی کر لو۔ ابوجہل تو فرزدہ ہو کر اظہار معذرت کیا۔ حضرت حمزہؓ اس وقت غصہ میں اپنے اسلام لانے کا اعلان کر گئے مگر بعد میں جب غصہ دور ہوا تو ٹھنڈے دل سے اس سارے معاملہ پر غور کیا اور حضور کی خدمت میں جاکر بیعت کر لی۔

سوال ۳۱:۔ سنہ ہجری کی بنیاد کس نے رکھی؟

جواب:۔ سنہ ہجری کی بنیاد حضرت عمرؓ نے رکھی۔

سوال ۳۲:۔ فاتح مصر کون تھے؟

جواب:۔ فاتح مصر عمرو ابن العاص تھے۔

سوال ۳۳:۔ فاتح ایران کون تھے؟

جواب:۔ فاتح ایران حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تھے۔

سوال ۳۴:۔ خالد بن ولیدؓ کو سپہ سالاری سے کیوں معزول کیا گیا؟

جواب:۔ طبری جلد ۵ صفحہ ۲۵۲۸ میں حضرت عمرؓ نے جو وجہ حضرت خالدؓ کی معزولی کی بتائی اس کا ترجمہ یہ ہے:۔

"میں نے خالد کو ناراضی یا خیانت
کی وجہ سے معزول نہیں کیا ہے
بلکہ ان کے کارناموں کی وجہ سے
لوگ فتنے میں مبتلا ہو رہے تھے
اس لئے میں نے ان کو معزول
کر دیا تاکہ لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے
کہ جو کچھ کرتا ہے خدا کرتا ہے۔"

سوال ۳۵:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کس نے شہید کیا؟

جواب:۔ حضرت مغیرہؓ بن شعبہ کے پارسی غلام ابولولو فیروز نے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سوال ۳۸:- براہین احمدیہ حصہ اول کب شائع ہوا؟

جواب:- براہین احمدیہ حصہ اول ۱۸۸۰ء میں شائع ہوا تھا۔

سوال ۳۹:- جماعت احمدیہ میں مردوں میں سب سے پہلے کس نے بیعت کی؟

جواب:- جماعت احمدیہ میں مردوں میں سب سے پہلے حضرت خلیفہ اول مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے بیعت کی۔

سوال ۴۰:- جماعت احمدیہ کا نام جماعت احمدیہ کب اور کیوں رکھا گیا؟

جواب:- جماعت احمدیہ کا نام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۱ء میں ملکی مردم شماری کے موقع پر رکھا تاکہ دوسرے مسلمانوں سے جماعت کو ممتاز کیا جائے۔

واگہ کی سرحد پر

زائرین قادیان کو الوداع کہہ کر

(محترم قاضی محمد ظہور الدین اکمل صاحب)

جانے والے چل دیئے ہم دیکھتے ہی رہ گئے
دل کے ٹکڑے خوں کے آنسو بن کے یکدم بہہ گئے

آہ! یہ بیچارگی۔ افتادگی۔ وارفتگی
انتہاء بے کسی میں دم بخود ہم رہ گئے

اِک قدم آگے بڑھانے کی نہ تھی ہم کو مجال،
آہ مجبوری کہ دل ہی دل میں سب کچھ سہہ گئے

آہ! جو منزل لبی رہتی ہے آنکھوں میں مدام
دُور اتنی ہوگئی ہم راہ ہی میں رہ گئے

اضطرابِ شوق میں حالت کچھ ایسی ہوگئی
بے زبانی کی زباں سے جانے ہم کیا کہہ گئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد دہانی

(از محترمہ سیدہ لطیفت جعفری)

(۱)

نسیان کا مطلب بھول ہے اور نسیان ہی سے انسان جیسا لفظ بنا ہے یعنی بھول جانے والا ۔۔۔ انسانی فطرت ایسی ہے کہ جس چیز کو چند دنوں تک نظر انداز کر دیا جائے پھر اس کا اثر بھی حافظے سے مٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ جو نظر انداز کی جا سکتی ہیں اور بعض ایسی بھی ہوتی ہیں جو نظر انداز نہیں کی جا سکتیں۔ مثلاً گھریلو، کاروباری، تعلیمی کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر وہ نظر انداز کر دی جائیں تو دنیاوی زندگی پر اس کا اثر ہوتا ہی نہیں، اور اگر ہو بھی تو بہت ہی کم ہوتا ہے۔ مگر دین کے معاملہ میں بے نیازی انسان کو نہ دنیا ہی کا رہنے دیتی ہے اور نہ آخرت ہی کا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے جو علام الغیوب ہے انسانی فطرت کے مطابق اپنے اصولوں کو وضع کر رکھا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے آج سے چودہ سو سال پہلے جو دنیا مکمل پیغام قرآن پاک کی صورت میں اپنے پیارے اور محبوب انسان حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا اور ساتھ ہی فرمایا کہ "اسے لوگوں تک پہنچاؤ زبان سے اور عمل کر کے بھی دکھاؤ۔ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے جھنڈے تلے تمام لوگوں کو اکٹھا کرو۔" اس فرمان کے مطابق محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی زندگی کا واحد مقصد اس پیغام حق کو لوگوں تک پہنچانا اور پھر اس پر عمل کر کے دکھانا تھا۔ حتّٰی کہ انکے سانس کی ہر تیزی اور دل کی ہر دھڑکن یہی پیغام دیتی نظر آتی تھی۔ یہاں تک کہ وہی محبوب خدا ۔۔۔ معزز انسان پکار اٹھا۔ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ (کہ میں نے دین تمہارے لئے مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں۔) اور اس آخری پیغام کے تھوڑے ہی عرصے کے بعد وہ اپنے محبوب یعنی خدا تعالیٰ کے پاس جا پہنچے اور جاتے جاتے یہ کہہ گئے کہ یہ پیغام میرا نہیں بلکہ یہ خدائے وحدہٗ لاشریک کا پیغام ہے اور وہ ہی اس کا محافظ بھی۔

اور انسانی فطرت کے مطابق خدا تعالیٰ کا نظام جاری رہے گا۔ لوگ کچھ عرصہ کے بعد اس پیغام کو پس پشت ڈال دیں گے اور عامل بے عمل ہو کر رہ جائیں گے اور ان کے سینے ایمان کی روشنی سے خالی ہو جائیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ایسے ہی زمانوں میں جب لوگ اِس پیغام کو بھول رہے ہوں گے تقریباً ہر سَو سال کے بعد خدا تعالےٰ اپنے ایک مامور کو اِس دُنیا میں ہدایت اور نیکی کے لئے بھیجے گا۔

اور وہ اسی پیغام کو دُہرائے گا اور اسی پاک تعلیم کو لوگوں میں پھیلائے گا۔ خوش قسمت ہوں گے وہ لوگ جو اُس مامور کو پالیں گے ــــــ! اور اُس کی آواز پر لبّیک کہتے ہوئے اُس کے ساتھ ہو جائیں گے ــــــ!!

چنانچہ منشاءِ الٰہی کے مطابق ایسا ہی ہوتا آیا ــــــ ایک، دو، تین، چار، پانچ، چھ، سات ــــــ یہاں تک کہ تیرہ سَو (۱۳۰۰) سال گذر گئے ہیں ــــــ اور ہر سَو (۱۰۰) سال کے بعد ایک مامور من اللہ لوگوں کو وہی پیغام سُناتا نظر آتا رہا۔ اور اب چودھویں صدی گذر رہی ہے۔ باقی تیرہ (۱۳) صدیوں کی طرح اِس چودھویں (۱۴) صدی کے سرے پر بھی خدا تعالےٰ کے منشا اور حکم کے مطابق ایک محبوبِ خدا ــــــ مامور من اللہ، ایک سچّا نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عکسِ جمیل میں ایک غلامانہ لباس زیبِ تن کئے لوگوں تک اُسی پیغامِ حق اور مقدّس تعلیم کو دُہرانے کی خاطر اِس دُنیا میں آیا ــــــ!

ماضی کے مقدس اور حسین نقوش جو دُنیاوی حرص و ہوس کے غبار میں دُھندلے ہو رہے تھے پھر سے اُبھرے اور اُبھر کر ایسے چمکے، ایسے چمکے کہ روشن ضمیر لوگوں کے دل و دماغ کو منوّر کرنے لگے اور اُن کی چمک سے لوگوں کی آنکھیں خیرہ ہو کر رہ گئیں ــــــ اور جب کہ اس مامور من اللہ کو واپس اپنے خدا تعالیٰ کے پاس پہنچے تھوڑا ہی عرصہ ہوا ہے کہ ــــــ انسانی فطرت کی شوخی پھر سے مچل اُٹھی ہے ــــــ

واقعی خوش قسمت تھے وہ لوگ جنہوں نے مامور من اللہ کے زمانے کو پایا اور اُس پیغامِ حق کو اُس نیک تعلیم کو اپنے کانوں سے سُنا۔ اور آج جب کہ اُسی محبوبِ خدا مامور من اللہ کا ایک خلیفہ المصلح الموعود اپنی صداقت اور رُعب مقدس آواز میں لوگوں کو پیغامِ حق دیتا اور محبت بھری نصائح کرتا نظر آ رہا ہے ہم لوگ بھی بڑے ہی خوش قسمت ہیں جنہوں نے مامور من اللہ کے اِس خلیفہ کا زمانہ پایا ــــــ مگر ــــــ ہماری خوش قسمتی خدا تعالےٰ کے نزدیک اُس وقت گِنی جائے گی جب ہم اُس تعلیم اور پیغام کو دل کے کانوں سے سُن کر اور اس پر عمل کر کے دکھائیں گے ــــــ آج ایسے وقت میں خلیفۂ وقت، ہماری جماعت کے پیارے امام اور مقدس آقا ہمارے درمیان موجود ہیں اور ہمیں پکار پکار کر وہی تعلیم سکھا رہے ہیں۔ اس خدائی نعمت کی ناشکرگذاری کرنا ــــــ یہ نیک صحبتوں سے گریز ــــــ یہ خدا تعالےٰ سے بے نیازی ــــــ یہ مذہب سے بے گانگی ــــــ یہ نمازوں سے غفلت ــــــ یہ ــــــ دُنیا سے پیار ــــــ یہ دُنیا کی خواہشیں ــــــ یہ دُنیا کو دین پر مقدم کرنے کی کوششیں ــــــ یہ سچ سے احتراز اور جھوٹ کو اپنانا ــــــ یہ ــــــ مال و دولت سمیٹنے کے منصوبے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

—— یہ سب کیا ہے؟ —— کیا یہ دُنیاداری نہیں تو اور کیا ہے —— اور کیا یہ سب کچھ ہمارے لئے سمِ قاتل کے مترادف نہیں —— ؟!!!

ایسے میں میں اُسی پیغامِ حق —— اُسی مقدس تعلیم کے چند ضروری اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی پیش کرتی ہوں اور اپنے بہن بھائیوں سے دردمندانہ التجا کرتی ہوں کہ وہ اِس پیغام کو ٹھنڈے دل سے پڑھیں اور اس تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کریں —— حضور فرماتے ہیں:۔

"سواے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب تم سچ مچ تقوے کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے۔ اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو" (کشتی نوح)

(باقی پھر)

بقیہ "لیکھرام کی کہانی" از صفحہ ۳۲

اور وہ ہسپتال پہونچکر مر گیا۔ اور ہمیشہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا نشان ٹھہرا۔

اس کی ہلاکت کا واقعہ مکان کی دوسری منزل پر ہوا۔ مکان کے نیچے بہت سے لوگ تھے۔ اور دروازے سے کسی کے نکلنے کی گنجائش بھی نہ تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی شخص کو نکلتے یا بھاگتے نہیں دیکھا۔ اُس کی والدہ اور اُس کی ہمشیرہ مکان کے اندر تھیں۔ وہ کہہ رہی تھیں کہ قاتل یہیں کہیں مکان میں چھپا ہوا ہے۔ اس وقت تک باہر نہیں گیا۔ ہر طرف تلاش کی گئی۔ مکان کا چپہ چپہ چھان مارا۔ مگر قاتل کا کہیں پتہ نہ چلا۔ کہا جاتا ہے کہ پولیس نے تحقیقات کے دوران میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بھی دریافت کیا۔ تو آپ نے اُسکے متعدد خطوط اور اپنی اس پیشگوئی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر کی گئی تھی۔ اور اس کا پورا ہونا لابدی تھا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفلی روزوں کا ایک سجدہ!

(از محترمہ شمیم صاحبہ)

اپنے کرم سے مولا! فتنے یہ سب مٹا دے — باہم کدورتوں کے شعلے تو اب بجھا دے
عصیاں کی ٹھوکروں سے اُجڑا ہے یہ گلستاں — ایماں فزا ہوائیں اب اس میں پھر چلا دے
ادبار کی گھٹائیں پھیلا رہی ہیں دامن، — جھگڑے حوادثوں کے تو آپ ہی چکا دے
گردش کے اِس فسوں میں اسلام کی مدد کر! — یارب! جہاں میں اس کی عظمت کو تو بڑھا دے

دُنیا میں بول بالا ہو تیرے سلسلے کا! — بزمِ جہاں میں اِس کو تو کامراں بنا دے
یہ عافیت کا رستہ دائم رہے کشادہ — تیری رضا کی دولت دُنیا میں یہ لُٹا دے
اس منبعِ اماں سے بندوں کو آشنا کر! — تشنہ لبوں کو ہادی! یہ خُم کے خُم پلا دے
فضلوں کی بارشیں ہوں، رحمت کی ہوں گھٹائیں — تقدیس کا گلِ تر، عالم میں لہلہا دے

عہدِ وفائے ملت ہم اِس طرح نبھائیں — یہ کشتیٔ تمنا ساحل پہ جو لگا دے
توفیق یوں عطا کر! حسنِ عمل کی ہم کو — پاکیزہ اک تغیّر، پھر آ کے مسکرا دے
عجز و فروتنی سے، یہ تجھ سے التجا ہے — آقا کو میرے شافی! اب عمر اور شفا دے
یہ مشعلِ ہدایت، دائم رہے فروزاں — اس کی ضیاء میں ہم کو، پروان تو چڑھا دے
شاداب رکھ الٰہی! روحِ روانِ ملت! — سائے میں اس کے ساری قوموں کو تو بسا دے

رُوح القدس یہ بخشے مُردوں کو زندگانی
اس کی شمیم سے ہوں زندے بھی جاودانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورت کی زندگی کے تین دَور

از صفیہ ثاقب صاحبہ ربوہ

انسان خواہ مرد ہو یا عورت اُس کی زندگی تین دوروں میں سے گزرتی ہے۔ پہلا بچپن، دوسرا جوانی، تیسرا بڑھاپا۔ بچپن کا زمانہ تو والدین کی نگرانی میں گزر جاتا ہے۔ اسمیں بچہ کو کسی قسم کی پرواہ نہیں ہوتی، وہ نشیب و فراز کو نہیں سمجھتا بے پروائی کا زمانہ ہوتا ہے، تمام قسم کے تفکرات سے نجات اور خیالات گناہوں سے پاکیزہ ہوتے ہیں۔ اس کے بعد جوانی۔ اس دَور میں سمجھنے کا کچھ مادہ بڑھتا ہے، قویٰ مضبوط ہوتے ہیں، اپنے مستقبل کو شاندار بنانے کی کوشش ہوتی ہے۔ تمام قسم کی ذمہ داریاں اُس پر عائد ہو جاتی ہیں۔ اس کے بعد جوں جوں انسان بڑھاپے میں قدم رکھتا ہے زیادہ تجربہ کار اور سمجھدار ہو جاتا ہے۔

عورتوں کی زندگی میں بھی تین دَور یعنی تین تغیر آتے ہیں جو کہ مردوں کے دوروں سے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ مردوں کی زندگی کے ایام خواہ اچھے چلن نہ بھی ہوں تو بھی بہتر گزر سکتے ہیں لیکن اس کے برعکس عورت میں اگر ذرا بھی کجی ہوگی تو اس کی تمام عمر کشمکش میں گزرے گی۔ کیونکہ اولاد کی تربیت کی ذمہ داری بھی ہوتی ہے۔ بچپن کا زمانہ والدین کے زیر تربیت ہوتا ہے۔ جب اُن کی بچی چھوٹی سی ہوتی ہے تو اُن کے دل میں قسما قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ ماں اُسے ہر قسم کی دینی و دنیوی تعلیم سے آگاہ کرتی رہتی ہے۔ پھر اس کی اعلیٰ تعلیم کی فکر ہوتی ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ وہ اپنی بچی کو امور خانہ داری سے بھی واقف کر دیتی ہے۔ اس زمانے میں وہ ہر قسم کے غموں اور فکروں سے آزاد ہوتی ہے۔ یہی زمانہ عمر کا ایک بہشت کا زمانہ ہے۔ دُنیا میں بہت ہی کم عورتیں ایسی ہوں گی کہ اُن کی اس دَور کے بعد کی زندگی غموں اور دُکھوں سے بری ہو۔ اِس کے بعد اُن کے والدین کا آخری فرض یہ ہوتا ہے کہ انہیں کوئی اچھا گھرانا دیکھ کر اُن کے سپرد کر دیا جائے۔ جب والدین اپنی بیٹی کو دُنیا کی گاڑی میں جوت دیتے ہیں تو اُس پر تمام قسم کی ذمہ داریوں کا بوجھ آ پڑتا ہے گویا یہ بھی اُس کا امتحان ہوتا ہے۔ دوسرے امتحانوں میں سال سال کے بعد نتیجہ نکل آتا ہے لیکن یہ امتحان اُس کی تمام عمر کی پڑھائیوں اور باقی دوسرے امور کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوتا ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو گئی تو اُس کی تمام زندگی نہایت ہی شاندار گزرے گی۔ اگر اُس نے ذرا بھی ٹھوکر کھائی تو عمر کی منزل کٹھن ہو جائے گی اور جوتوں میں دال بٹتی رہے گی۔

اب میں آپ کو بتاتی ہوں کہ وہ امتحان کیا ہے۔

چونکہ والدین کا آخری فرض یہی ہوتا ہے کہ کوئی اچھا ٹھکانا تلاش کر کے اپنی لڑکی کو اُن کے سپرد کر دیں۔ اور جب وہ اپنے فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں تو اب لڑکی کیلئے ایک نیا زمانہ آجاتا ہے۔ دوسرے لوگوں کے دلوں پر قابو پانا، اُن کے طریقے جاننا، اُن کے رنگ ڈھنگ اُن کے اطوار طریقے معلوم کرنا، غرضکہ نئی خو بُو نیا زمانہ، اپنے شوہر کے دل میں جگہ بنانا، اُس کی خدمت کرنا، اُس کے لواحقین و رشتہ داروں کی خدمت کرنا یہ سب باتیں اُسے پیش آتی ہیں۔ اگرچہ نا آشنا ہونے کی وجہ سے دل نہیں لگتا مگر دل کو سنبھالنا چاہیئے۔ جو کام ساس نندیں کریں اُن کو اپنے ہاتھ سے کرنا عار نہ سمجھیں۔ یہی کامیابی کا گُر ہے۔ تربیت یافتہ گھرانے کی لڑکی کیلئے یہ دَور نہایت خندہ پیشانی سے گزر جاتا ہے۔

اِس کے بعد اُس پر تیسرا دَور شروع ہوتا ہے۔ یعنی اب وہ خود ماں بنتی ہے۔ یہ دَور پہلے دو دَوروں کی نسبت زیادہ ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اِس میں بہت سی تکالیف کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جس طرح باغ کے ہر پودے کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ اُس کا پھول زیادہ سے زیادہ مہک دے تا لوگ خوش ہوں، لوگوں کے دلوں میں اُس کی قدر ہو اِسی طرح ایک تربیت یافتہ ماں کے دل میں بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ اُس کی اولاد دُنیا کے لئے قابلِ نمونہ بنے۔ اسے اپنی اولاد کی تربیت و تعلیم کے لئے مختلف قسم کی تکالیف برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ اُس کو بُری مجلس اور سوسائٹی سے بچانے کی فکر لاحق ہوتی ہے۔ اسے اعلیٰ تعلیم دلانے کے لئے اپنے ضروری اخراجات میں کمی کر کے اس کے اخراجات پُورے کرنے پڑتے ہیں۔ ذرا سی تکلیف بچّے کو بیماری وغیرہ کی وجہ سے پہنچے تو ماں تا کی وجہ سے راتوں نیند نہیں کر سکتی۔ اور اس کی بلائیں لیتی ہے۔ اپنے آرام و راحت کو اس پر قربان کر دیتی ہے۔ اِسی وجہ سے مثل مشہور ہے:۔

"اماں اماں کہتے تھے، بڑے اچھے رہتے تھے
اماں جی کہلایا، کمال دُکھ پایا"

کہ بچپن میں جب ہم بچّے تھے تو ہمیں دُنیا و مافیہا کی کوئی پرواہ تک نہ تھی۔ جونہی بڑے ہوئے اور دُنیاداری میں مبتلا ہوئے اور ہمیں بھی خدا تعالےٰ نے ماں بنا دیا تو پھر پچھلا زمانہ یاد آگیا کہ ہماری مائیں اُس وقت کس قدر اپنا آرام اور راحت قربان کرتی تھیں اور ہمیں پرواہ تک نہ ہوتی تھی۔

چونکہ قوموں کا انحصار بچّوں پر ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے ہی بڑے ہو کر قوم کے ستون بننا ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور قوم کا سارا بوجھ اُٹھانا ہوتا ہے۔ اپنے دین، مُلک اور قوم کی حفاظت انہیں کا کام ہے۔ اس لئے ہماری ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ ہم اپنی اولادوں کی اسلامی اصولوں کے مطابق صحیح تربیت کریں۔ اُن کے اخلاق کی نگہداشت رکھیں۔ اُن کو بُری مجالس سے بچائیں اُن کو نکما نہ بیٹھنے دیں۔ ہر چھوٹا بڑا کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ تاکہ بڑے ہو کر مذہب اور قوم اور مُلک کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہو سکیں۔ اور کسی معمولی کام کو بھی عار نہ سمجھیں۔

پس عورت کی زندگی کے بخلاف مرد کی زندگی کے حالات اور ادوار مختلف ہیں اور بلحاظ بیوی اور بلحاظ ماں ہونے کے ہماری ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔

اگر عورت نے ان میں اپنی فرض شناسی سے کام لیا تو اس کا گھر دُنیا میں ہی جنت کا نمونہ بن جائیگا۔ ورنہ ذرا سی غفلت اور کوتاہی سے یہی گھر ہمیشہ کے لئے جنت کی بجائے جہنم بنا رہے گا۔

پس ہمیں چاہیئے کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنے مذہب اور قوم کی عمارت کے لئے ایسا مصالحہ مہیا کریں جو اس عمارت کی زینت کا موجب ہو۔

اے اللہ! تو ہم سب کو اپنے فرض کو سمجھنے اور اسکو پُورا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام ٹریننگ کلاس

مجلس مشاورت (جو ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ کو ہو رہی ہے) کے معاً بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام ایک ٹریننگ کلاس کھولی جائیگی۔ تمام بیرونی لجنات اماء اللہ کی طرف سے کم از کم ایک ایک بہن شامل ہو تاکہ وہ یہاں سے تربیت حاصل کرکے واپس جاکر اپنی اپنی لجنات میں کام کر سکیں۔

یہ کلاس پندرہ ۱۵ روز ہوگی۔ انہی دنوں میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے بھی ایک تربیتی کیمپ لگایا جا رہا ہے۔ اسکی وجہ سے یہ آسانی ہوگی کہ جو مرد تربیتی کیمپ میں شامل ہونے کیلئے آئیں گے انکی بہنیں یا بیویاں اُنکے ساتھ یہاں آکر اس کلاس میں شامل ہو سکتی ہیں۔ براہ مہربانی تمام لجنات کی عہدہ داریں جلد از جلد اطلاع دیں کہ انکی لجنہ اماء اللہ کی طرف سے کتنی مستورات شامل ہونگی۔ صرف اس بات کا خیال رکھیں کہ جو بہنیں شامل ہونے کیلئے آئیں اُنکو اردو لکھنا اور پڑھنا آتا ہو۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

اعلان برائے امتحان!

شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام قرآن مجید اور کتاب کے امتحان کی تاریخ ۲۹ اپریل ۱۹۵۱ء مقرر کی گئی ہے۔ اور بیرونی لجنات کے لئے قرآن کریم کے تیسرے پارہ کا ترجمہ اور کتاب تجلیاتِ الٰہیہ بطور نصاب مقرر ہُوا ہے۔ لجنات اپنے ہاں زیادہ سے زیادہ ممبرات کو اس امتحان میں شامل کریں۔ نیز کتاب تجلیاتِ الٰہیہ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ سے منگوا لیں۔!

والسلام

راقمہ صفیہ ثاقب

سیکرٹری شعبہ تعلیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی عورتوں کے فرائض

(از سراج بی صاحبہ ربوہ)

کسی کے فرائض اور ذمہ داریوں کا پتہ اُسوقت لگتا ہے جبکہ یہ معلوم ہو کہ اس کا مقصد زندگی کیا ہے؟ اسی طرح جب ہم احمدی عورتوں کے فرائض کی حدبندیاں کرنے لگیں گے تو سب سے پہلے ہم یہ معلوم کریں گے کہ ہماری زندگی کی غرض وغایت کیا ہے؟ اس مقصدِ زندگی کو خدا تعالےٰ نے خود بیان فرمادیا ہے کہ انسان خواہ عورت ہو یا مرد اس لئے دُنیا میں پیدا کیا گیا ہے کہ وہ خدا کا فرمانبردار بندہ بن جائے۔ جیساکہ وہ فرماتا ہے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ پس ہماری تمام ذمہ داریوں اور فرائض میں خدا کی رضا مقصود ہو۔ باقی جتنے فرائض ہوں گے وہ بھی اسی مقصد کے گرد گھومیں گے۔

فرائض کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) اپنی ذات کے متعلق (۲) دوسروں کے متعلق۔ (۳) خدا تعالےٰ کے متعلق۔

اِس اصول کے مطابق ہم احمدی مستورات کا اپنی ذات کے متعلق سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ ہم صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ جیساکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بتایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۔ یعنی اللہ تعالیٰ ظاہری طور پر اور باطنی طور پر پاکیزہ رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اس لئے متطہر لوگ جو اللہ تعالےٰ کے پیارے ہوتے ہیں وہ ہر قسم کی غلاظت اور نجاست سے پاک ہوتے ہیں۔ یہ اصول صفائی کا قرآن کریم نے ایسی تاکید سے بیان فرمایا ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتدائی وحی میں بھی یہ آیت ہے کہ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ۔ یعنی ہر قسم کی پلیدی اور گند سے پاک رہ۔ اور اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھ۔ اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم عورتیں جو گھر کی انتظامی کُل ہوتی ہیں ہمیں صفائی ونظافت کی زیادہ ضرورت ہے۔

اِس کے بعد ہمارا دوسرا فرض یہ ہے کہ ہمارے عقائد صحیح ہوں اور اعمال صالحہ ہم بجا لاتے ہوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے عقائد کوئی نئے عقائد نہیں ہیں بلکہ وہی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید کے ذریعہ تعلیم فرمائے۔ دوسرے مسلمانوں میں اور ہم میں یہ فرق ہے کہ انہوں نے اِن عقائد کو چھوڑ دیا ہے اور ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ان کو پھر سیکھا۔ اسلئے کہ ایمان ثریا پر چلا گیا تھا۔ جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک فارسی الاصل اُسے ثریا پر سے لائے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام اُسے لائے ہیں۔

ہمارے اعمال وہ ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے اور کرکے دکھائے۔ اور پھر جس طرح پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے اب کرکے دکھایا اسی طرح ان کو بجا لانا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم نمازوں کو سنوار کر اور سمجھ کر پڑھیں۔ ماہِ رمضان کے روزے۔ زکوٰۃ اور حج کو اُن کے صحیح طریق کے مطابق ادا کریں۔ نیز اعمالِ صالحہ کے ساتھ اخلاقِ فاضلہ کو بھی اختیار کرنا چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم سچ بولیں اور جس سچائی کو قبول کیا ہے اُس کی اشاعت کریں۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود بھیجیں۔ کثرت سے استغفار کریں۔

اسی طرح آنکھ سے بدنظری نہ کریں۔ کسی کو حقارت سے نہ دیکھیں۔ کان سے بُری بات نہ سُنیں۔ اپنے ہاتھ سے کسی کو دُکھ نہ دیں۔ کسی کا مال نہ لیں۔ کسی قسم کی خیانت نہ کرنا، فضول خرچی نہ کرنا، چوری نہ کرنا وغیرہ اِن باتوں سے بچنا چاہیئے۔ اس کے بالمقابل دوسروں کے ساتھ ہر قسم کی نیکی کرنا، ہمدردی اور سلوک سے پیش آنا۔

جب ہمارے عقائد صحیح ہوں، اعمال صالحہ ہوں، اخلاقِ فاضلہ ہوں تو ہم احمدی عورتیں کہلا سکتی ہیں۔ یہ تو ہوئے نفس کے حقوق۔ اب دوسروں کے حقوق و فرائض بیان کرتی ہوں جو ہم پر ہیں۔

سب سے پہلا حق والدین کا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا۔ وَاِنْ جَاهَدَاكَ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا۔ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

(سورۃ عنکبوت پارہ ۲۰)

یعنی ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک کا حکم دیا ہے۔ لیکن اگر ماں باپ تیرے درپے ہوں کہ تُو کسی کو میرے ساتھ شریک کر حالانکہ خدا کا شریک ہونے کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے تو اِس بات میں اُن کی فرمانبرداری نہ کرو۔ تم سب کو میری ہی طرف آنا ہے۔ پس میں تمہارے اعمال سے تم کو آگاہ کروں گا۔

بعض احمدی خواتین کے لئے یہ دقت بھی پیش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجاتی ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو حق کی سمجھ دیدیتا ہے۔ اور وہ سلسلہ میں داخل ہو جاتی ہیں لیکن اُن کے ماں باپ یا دوسرے رشتہ دار نہیں داخل ہوتے۔ اس صورت میں اُن کو اس پر عمل کرنا چاہیئے کہ وہ اُن سے سلوک اور مروّت تو کریں۔ نرمی اور ادب کو تو ملحوظ رکھیں مگر جب سلسلہ کے متعلق کوئی بات آجاوے تو اُنکی ذرا بھی پرواہ نہ کریں۔

جب تک سلسلہ کے لئے باپ اور بھائی اور بیٹے اور بیٹی اور دوسرے رشتہ داروں اور اموال کو ہم قربان کر دینا آسان نہیں سمجھتے اُس وقت تک وہ برکات، وہ فضل اور فتوحات ہم کو نہیں دی جائیں گی جو قربانی کے بعد ملتی ہیں۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عہدِ رسالت میں عورتوں نے اپنے ایمان اور قربانیوں سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ ہر مصیبت اور مشکل کا مقابلہ اسلام کے لئے کر سکتی ہیں۔ غرض والدین کے ساتھ احسان، سلوک اور ہر قسم کی مروّت کا حکم دیا گیا ہے۔ اور اپنی عبادت کے ساتھ اس کی تاکید ہے۔ اس کے بعد ہماری اولاد کے ہم پر حقوق ہیں۔

اولاد کے متعلق ماں باپ کا اہم فرض یہ ہے کہ وہ نیک اور صالح اولاد کی خواہش کرے۔ جس کے لئے ہمیشہ دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم میں حضرت زکریا علیہ السلام کی دُعا موجود ہے۔ اسی طرح حضرت مریم علیہا السلام کی ماں نے جبکہ حضرت مریم پیٹ میں تھیں اپنی اولاد کو خدا کے دین کے لئے وقف کیا۔ اور جب وہ پیدا ہوئیں تو اُن کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر دیا۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ اگر ماں اپنی اولاد کی اچھی طرح تربیت نہ کرے تو وہ خود اس کو جہنم کے قابل بنا دے گی اور اگر تربیت اعلیٰ ہو تو وہ اسے خادمِ دین بنا کر جنت میں لے جانے کا موجب ہو جائے گی۔

اس لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی عملی زندگی سے ان کے اندر وہ خوبیاں اور کمالات پیدا کر دیں جو ایک سچے اور کامل احمدی کے لئے ضروری ہیں کیونکہ احمدیت کا شاندار مستقبل ہمارے ہی ہاتھ میں ہے۔

سب سے آخر میں اللہ تعالےٰ کے حقوق کو لیتی ہوں۔ اس وقت اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک بندے حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اپنے دین کی خدمت کے لئے ایک جماعت پیدا کی ہے جس کی باگ ڈور اس وقت ہمارے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستِ مبارک میں ہے (اللہ تعالےٰ ہمارے آقا کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین) ہم جبکہ اپنے کامل ایمان اور اعتقاد کے ساتھ اس جماعت میں شامل ہیں۔ تو ہم پر اس جماعت کے متعلق بھی فرائض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔

کسی جماعت کے ہر فرد پر اپنی جماعت کے لئے کچھ خاص فرائض اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ اگر ان کی پرواہ نہ کی جائے تو جماعت کمزور ہو جاتی ہے اسلئے سب سے بڑی ذمہ داری ہم پر یہی ہے کہ ہمارے کسی قول یا فعل سے کوئی ایسا امر سرزد نہ ہو جو جماعت کے لئے موجب ضعف ہو۔

احمدی عورتوں کا فرض ہے کہ وہ سلسلہ کے لئے اپنے آپ کو مردوں سے کسی صورت میں کم ذمہ دار نہ سمجھیں بلکہ ان سے بڑھ کر ذمہ دار سمجھیں۔

جماعت احمدیہ کی کچھ خصوصیات ہیں اس لئے ان خصوصیات کو قائم رکھنا بھی ہمارا سب سے بڑا فرض ہے۔ ایک یہ بھی ہے کہ غیر احمدیوں کو لڑکی کا رشتہ دینا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس ہدایت کو عام کیا ہے اور اس پر عمل درآمد کرانے کے لئے بہت سخت احکام ہیں۔

تمام رشتوں اور تعلقات کی عزت خدا تعالیٰ کے علم کے ماتحت ہے۔ اگر کوئی احمدی اس بات کی تکذیب کرتا ہے تو ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں قائم رہ سکتا۔ پس اس خصوصیت پر نہایت مضبوطی سے عمل کرنا چاہیئے۔

اسی طرح عورتوں کے ذریعہ سے چندوں کی باقاعدگی اور سلسلہ کی مالی مشکلات کا سوال حل ہو سکتا ہے۔ اگر وہ اپنے اخراجات کو کم کر دیں اور اپنے شوہروں سے اُن مطالبات کو اُٹھا دیں جن کے بغیر گزارہ ہو سکتا ہے اور سلسلہ کی ضروریات کے لئے ان کو اس روپیہ کے خرچ کرنے پر زور دیں تو بہت کچھ مشکلات دُور ہو جاتی ہیں۔

(ویسے خدا کے فضل سے احمدی عورتیں اس بارہ میں کسی سے پیچھے نہیں ہیں)

سلسلہ کا بہت بڑا فرض ہم پر یہ بھی ہے کہ ہم سلسلہ کی حقیقت سے واقف ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو کیوں قائم کیا ہے۔ اس فرض کو ہم اس طرح پورا کر سکتی ہیں کہ ہم سلسلہ کی کتابوں اور اخباروں کو پڑھیں۔ جو عورتیں اب تک پڑھنا نہیں جانتیں وہ پڑھنا شروع کر دیں۔ جہالت ایک قسم کی موت ہوتی ہے۔ اگر روزانہ ایک گھنٹہ بھی پڑھائی میں صرف کیا جائے تو سلسلہ کی کتابوں کے پڑھنے کی قابلیت پیدا ہو سکتی ہے۔

الغرض احمدی عورتوں کی تعلیم ایک نہایت ضروری مسئلہ ہے کیونکہ اس کے بغیر ہم سلسلہ کے اغراض و مقاصد اور اس کی صداقت کے دلائل نہیں سمجھ سکتیں۔

سلسلہ کا ایک فرض ہم پر یہ بھی ہے کہ باہم اتحاد اور محبت پیدا کرنے کے لئے ہر شہر، ہر گاؤں، ہر قصبہ میں لجنہ اماء اللہ قائم ہو۔ اگر باقاعدہ لجنات اماء اللہ قائم ہو جائیں تو نہ صرف باہم محبت پیدا ہو گی بلکہ سلسلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے بہت ضروری کام آسانی سے ہونے لگیں گے۔

غرض احمدی مستورات پر سلسلہ کی بہت بڑی ذمہ واریاں اور نازک ذمہ واریاں ہیں اور آئندہ سلسلہ کی عظمت و جلال اور اُس کے شاندار مستقبل میں تمہارا بہت بڑا دخل ہے۔ اگر تم نے غفلت کی تو سب سے بڑی جوابدہ بھی تم ہی ہوگی۔

ہمیں اِس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ سلسلہ دُنیا میں پھیلے گا اور خدا کے فضل سے پھیل رہا ہے۔ ہمیں آج سے ہی اپنے دلوں میں فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ ہم ہر میدان میں آگے ہونے کو آمادہ ہیں۔ ہمیں یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ ہم عورت ذات ہیں، گھروں کے اندر بیٹھنے والیاں ہیں، ہم کیا کر سکتی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے عورت کو بہت بڑی قوت اور طاقت کے ساتھ دُنیا میں بھیجا ہے۔ اُس کے ہاتھوں میں، اُس کے دل میں، اُس کے الفاظ میں ایک اثر اور بجلی کی سی طاقت دی ہے۔ وہ دُنیا کی ماں ہے اور انسانی نسل کا سب سے بڑا ذریعہ۔

قرنِ اوّل کی مسلمان عورتوں نے جو صحابیہ تھیں وہ شاندار کارنامے کئے ہیں کہ اُن کی مثال دُنیا کی تاریخ میں نہیں پائی جاتی۔ ان کی قربانیاں ایسی تھیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے اُنہوں نے اپنے بھائیوں، بیٹوں اور شوہروں تک کو قربان کر دیا تھا۔ پیارے وطنوں کو چھوڑ دیا اور عزیز رشتہ دار دل سے الگ ہو گئیں۔ اور میدانِ جنگ میں زخم کھا کھا کر بھی دشمنوں کی صفوں کو کاٹ کر ڈال دیا۔

بہر حال احمدی مستورات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ احمدیت کے مستقبل کا بڑا انحصار تمہاری کوششوں اور دُعاؤں پر ہے۔ اگر تم اپنے فرائض کو عمدگی سے ادا کرو گی تو آنے والی نسلیں تم پر سلام بھیجیں گی۔

آخر میں ایک اور اہم فرض کی طرف آپ کو توجہ دلاتی ہوں اور وہ یہ ہے کہ آپ باقاعدگی کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے اپنی نمازوں میں دُعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے ارادوں میں کامیابیاں عطا فرمائے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان بشارت ہیں۔ آپ ہی وہ مصلح موعود ہیں جس کی خدا نے بشارت دی تھی۔ آپ ہی کے ذریعہ قومیں برکت پائیں گی۔ اور یہ سلسلہ اکنافِ عالم میں پھیل کر رہے گا۔ پس خدا کی اِس نعمت اور برکت کے لئے باقاعدگی کے ساتھ دُعائیں کرنی چاہئیں۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا سچا فرمانبردار بنائے۔ اور ہم سب آپس میں ایک ہو کر سلسلہ کی خدمت میں اپنی زندگی بسر کرنا سعادت اور کامیابی یقین کریں۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بچوں کی کہانیاں

(۵)

لیکھرام کی کہانی!

(از شیخ محمد نذیر صاحب فاروقی ربوہ)

پشاور کا رہنے والا برہمن لیکھرام پولیس میں ملازم تھا۔ اِس شخص کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشاناتِ صداقت میں ایک خاص نشان ٹھہرایا۔ ملازمت سے دست بردار ہو کر ہندو قوم کی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا۔ پھر یہ خیالِ خام دل میں سما گیا کہ مسلمانوں کو شُدھ کر کے ہندو بنایا جائے۔ اسلام پر ایسی نکتہ چینی کرتا جو مسلمانوں کی دِل آزاری کا باعث ہوتی۔ بزعم خود شریعتِ اسلامیہ کے نقائص و عیوب نکال کر ہندو دھرم کی برتری ثابت کرتا۔ اس میں یہاں تک بڑھ گیا کہ سیدنا (ابی و امی فداہ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات پر گند اُچھالتا اور قرآن کریم کی آیات کا تمسخر اُڑاتا۔ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ قوانین کی تضحیک کرنا اپنا شعار بنا لیا +

جب اُس کی یہ زبان درازیاں حد سے بڑھ گئیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اُس سے صداقتِ اسلام پر گفتگو کا آغاز کیا۔ مُدت تک خط و کتابت جاری رہی۔ اور آپ نے مختلف دلائل اور براہین سے اس پر ثابت کر دیا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اپنی صداقتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور فطرتِ انسانی کو راس آتا ہے۔ مگر چونکہ بدبختی اُس کے لئے روزِ ازل سے مقدر ہو چکی تھی۔ اس نے آپ کے علم و عرفان سے کچھ فائدہ نہ اُٹھایا۔ اور اپنی شرارتوں میں برابر بڑھتا چلا گیا۔ سچ ہے۔ آفتاب کی روشنی مادر زاد اندھوں کو فائدہ نہیں دیتی۔ اگرچہ وہ ہر موقع پر آپ کی تضحیک بھی کرتا۔ مگر اس سے آپ کو اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنا آپ کو اِس امر سے صدمہ ہوتا کہ وہ بدبخت اُس جامع کمالاتِ انسانی ، ہادیٔ کُل کی ذاتِ گرامی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر رکیک حملے کرتا۔ بلکہ علانیہ طور پر بدزبانی کا اظہار کرتا۔ آپ اس سے بڑے بے چین ہوتے۔ اور ایک تکلیف محسوس کرتے۔

چونکہ یہ امر مقدر ہو چکا تھا کہ لیکھرام اور اس کے نام لیوا ذلیل و خوار ہوں۔ اسکو یہ جرأت و جسارت ہوئی کہ اس نے آپ کو لکھا کہ اگر آپ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے اور آپ منجانب اللہ مامور ہیں تو آپ اپنے خدا سے میرے لئے دعا کریں۔ میں بھی آپ کے لئے پیشگوئی کرتا ہوں کہ آپ کا سلسلہ اور یہ نظام تین سال تک درہم برہم ہو کر مٹ جائے گا۔ اور آپ دنیا سے بے نام و نشان اُٹھ جائیں گے۔ اس وقت آپ نے اللہ تعالےٰ سے استعانت چاہی اور دعا کی۔ آپ کو بتلایا گیا کہ لیکھرام ہلاک ہو جائے گا۔

آپ نے لیکھرام کو لکھا کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے تمہاری ہلاکت کی خبر دی ہے۔ اگر تم چاہو تو یہ پیشگوئی شائع کی جائے گی۔ اور اگر یہ تمہارے رنج کا باعث ہو تو اس کو شائع نہیں کیا جائے گا۔ لیکھرام نے لکھا کہ مجھے آپ کی پیشگوئی سے کوئی خوف نہیں ہے۔ آپ بیشک شائع کریں۔ بھلا یہ بھی کوئی پیشگوئی ہے۔ کہ لیکھرام ہلاک ہوگا۔ اپنے خدا کو کہو۔ کہ وہ وقت کا تعین بھی کرے۔ آپ کچھ مدت تک خاموش رہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آپ کو بتلایا گیا۔ کہ ۲۰ر فروری ۱۸۹۳ء سے لے کر چھ سال کے اندر لیکھرام عذاب الٰہی کا شکار ہوگا۔ اور وہ مارا جائے گا۔ آپ نے اس پیشگوئی کو مع اپنے ایک الہام کے شائع کیا۔ کہ لیکھرام تو گوسالہ سامری کی طرح محض ایک بچھڑا ہے۔ جو شور مچا رہا ہے۔ ورنہ یہ روحانیت سے عاری ہے اس پر عذاب نازل ہوگا۔ اور لکھا کہ اگر تاریخ مقررہ تک ایسا نہ ہو۔ تو مجھے ..... سمجھنا۔ اس کے بعد پھر آپ نے ایک عربی تحریر شائع کی۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے۔ کہ تو ایک یوم عید دیکھے گا۔ اور وہ یوم عید سے ملحقہ یوم ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ نے میری دعا لیکھرام کے متعلق قبول فرمائی۔ اور وہ ہلاک ہو جائے گا۔ آپ نے اس قدر واضح الفاظ میں بتلایا کہ لیکھرام تو صرف عرصہ ہلاکت کے تعین کے لئے اصرار کرتا تھا آپ نے دن کا تعین بھی فرما دیا کہ یوم عید سے ملحقہ یوم ہوگا۔

پھر تیسری بار آپ نے مزید وضاحت فرمائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور لکھا کہ میں نے آج ۱۶ ار رمضان بروز یکشنبہ سنہ ۱۳۱۱ ہجری (قمری) مطابق ۳ اپریل ۱۸۹۳ء صبح کو بحالتِ غنودگی دیکھا کہ ایک مکان میں چند دوستوں کے ہمراہ بیٹھا ہوں۔ وہاں ایک قوی ہیکل مہیب شکل۔ خوفی چہرہ شخص آیا۔ اور مجھ سے پوچھا۔ کہ لیکھرام کہاں ہے۔ اور ایک دوسرے شخص کا نام بھی لیا ہے کہ وہ کہاں ہے (اگرچہ دوسرے شخص کے نام کے متعلق حضورؑ نے اپنے کشف میں وضاحت نہیں فرمائی۔ مگر میرا ناقص خیال ہے کہ وہ شردہانند کے متعلق ہے۔ کہ اس نے بھی ایک عرصہ لیکھرام کی تقلید وتتبع میں اسلام کے خلاف ایک ہنگامہ برپا کیا۔ اور بالآخر وہ بھی کمزور انسانی ہاتھوں سے قتل ہوا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مشہور و معروف نظم مندرجہ آئینہ کمالات اسلام میں بھی لیکھرام کو مخاطب کیا۔ اور اس کی شرارتوں پر تنبیہہ کرتے ہوئے لکھا ؎

الا اے دشمنِ نادان و بے راہ
بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ
الا اے منکر از شانِ محمدؐ
ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ

کرامت گرچہ بے نام و نشان است
بیا بنگر زِ غلمانِ محمدؐ

گویا لیکھرام کو بتلایا گیا کہ او دشمن محمدؐ! تیغِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے خوف کر۔ تو کرامت دیکھنا چاہتا ہے تو غلامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھ لے۔ لیکن ؎

تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

آج تک کوئی معلوم نہ کر سکا کہ اس کا قاتل کون تھا۔ کہانی یہ بتلائی جاتی ہے۔ کہ ایک شخص مسلمان لیکھرام کے پاس آیا اور خواہش ظاہر کی کہ اسے ہندو دھرم میں شامل کیا جائے۔ لیکھرام نے اس کو اپنے پاس ٹھہرا لیا۔ اور اس کو آریہ بنانے کے لئے چھ مارچ ہفتہ کا دن مقرر کیا۔ جو دن اسکی ہلاکت کا دن ٹھہرا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ لیکھرام کچھ لکھ رہا تھا۔ اس نے ہونے والے آریہ کو جو ظاہری طور پر لیکھرام کی کامیابی کا ثبوت تھا۔ کوئی کتاب اٹھا لانے کو کہا۔ وہ کتاب اٹھا کر لایا۔ لیکن جب لیکھرام کے قریب پہونچا۔ تو اس نے خنجر اس کے پیٹ میں گھونپ دیا۔ اور پھر خنجر کو خوب گھمایا اور پھیر دیا۔ اس کی انتڑیاں کٹ گئیں

(ملاحظہ ہو صفحہ ۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیوی کے متعلق مشاہیر کی رائے

(نصیرہ نزہت صاحبہ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب واقفِ زندگی)

آجکل ہمارے ملک میں عموماً بیوی کا جو درجہ ہے اسکو ہر شخص جانتا ہے۔ میں اسوقت آپ کی خدمت میں چند مشاہیر کی رائے پیش کرتی ہوں۔

(۱) "جب میں کفار سے کوئی بات سنتا تھا اور مجھ کو ناگوار معلوم ہوتی تھی تو خدیجہؓ سے کہتا تھا۔ وہ اس طرح سمجھاتی تھیں کہ اس سے میرے دل کو تسکین ہو جاتی تھی اور کوئی رنج مجھ کو نہ ہوتا تھا جو خدیجہؓ کی باتوں سے ہلکا اور آسان نہ ہو جائے۔" (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)

(۲) "تم میں سے اچھے لوگ وہی ہیں جو اپنی بیویوں سے اچھا برتاؤ کرتے ہیں۔"

(۳) "ایمان کے بعد نیک بخت عورت سے زیادہ کوئی نعمت نہیں۔" (امیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ)

(۴) "میاں بیوی کا عجیب رشتہ ہے کہ مرد اور عورت نکاح ہو جانے سے دنیا کی سب چیزوں میں شریک ہو جاتے ہیں۔ یہ بات کسی اور رشتہ میں نہیں پائی جاتی۔ مال مشترک، گھر مشترک، اولاد مشترک، آبرو مشترک، خوشی مشترک، رنج و غم مشترک۔" (شمس العلماء مولوی نذیر احمد)

(۵) "بیوی کی صحت پر زندگی کی ترقی کا انحصار ہے۔" (لارڈ برے)

(۶) "اگرچہ میں کیسی ہی مفلسی کی حالت میں ہوں لیکن اگر کوئی مجھ کو تمام دنیا کا خزانہ دیدے تو میں اپنی بیوی سے مبادلہ نہ کروں۔"

(لوتھر)

(۷) "دنیا میں وہ سب سے زیادہ خوش نصیب شخص ہے جسکی بیوی عصمت مآب ہو اور جس کے ساتھ وہ آرام سے زندگی بسر کر سکے۔" (لوتھر)

(۸) "تعلیم یافتہ عورت سے شوہر کی ترقی اور جاہل سے تنزل ہوگا۔" (لارڈ برکلے)

(۹) "جیسا آرام مجھے اپنی بیوی سے ملا ویسا آرام اور کسی سے نہیں مل سکا۔" (فریڈی)

(۱۰) "دنیا میں شریف بیوی نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔" (ملٹن)

(۱۱) "چوبیس سال کے بعد مجھے یہ تجربہ ہوا کہ دنیا میں اگر کوئی شخص میرے کاموں میں مدد دے سکتا ہے تو وہ میری بیوی ہے۔" (کاونٹ ٹرنزٹورف

(۱۲) "خدا کی دوسری نعمتوں میں سے مجھے اپنی بیوی زیادہ قابلِ قدر معلوم ہوتی ہے کیونکہ مصیبت کے وقت وہ میری مدد کرتی ہے۔ اور جب میں مشکلات سے گھبرا جاتا ہوں تو وہ میری دلدہی کرتی ہے۔ وہ ایسی نگران رہتی ہے کہ اس کی محبت سے مجھے یقین ہے کہ کوئی برا کام نہ کر سکوں گا۔" (ڈاکٹر گرگ لے)

(۱۳) "اگر کسی مرد کے پاس نیک عورت ہو تو اس کو اس سے بہتر کوئی چیز دنیا میں نہیں مل سکتی۔"

(۱۴) "عورت اپنے شوہر، اولاد اور اسرارِ دنیوی کی مالکہ ہوتی ہے جس کے روبرو دنیا اور زمانہ، تاج اور عصائے شاہی ختم کر دیتے ہیں۔" (رسکن)

(۱۵) "اگر میں کسی فخر کا مستحق ہوں تو اس کا نصف میری بیوی کا حصہ ہے۔" (فونس دوم صبہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۶) "میں اپنی بیوی سے ہمیشہ مشورہ لیتا ہوں۔ اور سوائے اسکے میرا کوئی مشیر نہیں ہوا۔ وہ اپنی شیریں زبان اور ملیح لہجہ سے ہر وقت میرے پہلو سے لگی بیٹھی، گفتگو کیا کرتی ہے اور اس بات کی منتظر رہتی ہے کہ کب وہ میرے کسی امر میں مدد دے سکتی ہے۔" (ٹینی سن)

(۱۷) "خاوند کا دوست بیوی سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوتا۔" (ایڈیسن)

(۱۸) "میں اپنی بیوی کی ذکاوت اور فراست پر ...... فخر کرتا ہوں اور اپنے آپکو تمام دُنیا سے زیادہ خوش نصیب تصور کرتا ہوں۔" (ٹینی سن)

(۱۹) "بیوی کی خاطر تواضع کو فرض سمجھنا چاہیئے۔" (تھیوڈر پارکر)

(۲۰) "انسان کو جیسا بیوی بنا دیتی ہے ویسا بن جاتا ہے۔" (ڈاکٹر ڈبلیو)

یادِ رفتگان

آہ مُبارکہ

کچھ عرصہ ہوا کہ میری لختِ جگر عزیزہ مبارکہ نے مجھ سے خواہش کی کہ ابا جی! آپ احمدی لٹریچر سے احمدی بچوں کیلئے تاریخی کہانیاں لکھا کریں اور مصباح میں شائع کرائیں۔ تا کہ چھوٹے چھوٹے احمدی بچے بچپن میں ہی ان واقعات سے آشنا ہوں۔ مَیں جب ملازمت سے سبکدوش ہوا تو مَیں نے عزیزہ کی اِس خواہش کو پُورا کرنے کے لئے لکھنا شروع کیا۔

ہنوز مَیں چار کہانیاں لکھنے پایا تھا کہ مبارکہ جو سترہ سال تک میری آنکھوں کا نور بنکر رہی عین عنفوانِ جوانی میں ۱۹/۲۰ فروری سنہ ۱۹۵۱ء کی درمیانی رات کو بہاول نگر میں تپ محرقہ سے انتقال کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مَیں اسکے زیورات اور عروسی جوڑوں کے اہتمام میں تھا کہ وہ صرف کفن پر رضامند ہوگئی اور اپنی ذمہ داریوں کے بوجھ سے مجھے آزاد کر دیا۔ افسوس کہ مَیں جانیوالے کے رخصتانہ ابدی کے وقت اُسکے پاس نہ تھا کہ اُس کو رخصت کرنے کے لئے اپنی تمام و کمال محبت سے اسکی پیشانی پر بوسہ دیتا اور اپنے ہاتھوں سپردِ خاک کرتا لیکن رضائے الٰہی کے ماتحت سرِ تسلیم خم ہے۔

آج یہ پانچویں کہانی بھی اِسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو مصباح کے لئے بھیج رہا ہوں۔ اور مصباح کو پڑھنے والی بہنوں اور بچیوں سے یہ التماس حزیں کرتا ہوں کہ وہ مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسکو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے۔

غمزدہ۔ محمد نذیر فاروقی از ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ کارگذاری لجنہ اماء اللہ حلقہ شمالی بورنیو

(مرسلہ امۃ العزیز صاحبہ شمالی بورنیو)

ESSELTON سے تقریباً ۴ میل دُور "Kinarut" گاؤں ہے جہاں بورنیو مشن کا احمدیہ دارالتبلیغ ہے۔ جماعت کی عورتوں اور بچوں کی تربیت کی غرض سے میں نے میری والدہ صاحبہ اور میری بہن نے ۱۷؍ دسمبر سے لیکر ۲۴؍ دسمبر تک قیام کیا۔ یہاں دس احمدی عورتیں اور پانچ برس سے لیکر ۱۳ برس تک کی عمر کے ۴ بچے ہیں۔ اِن سب کو جماعت میں داخل ہوئے قریباً ۲ برس کا عرصہ ہوا ہے۔ یہاں کے ایک اور گاؤں INANAM سے بھی ایک احمدی بہن اور انکے ساتھ ایک چھوٹی لڑکی ہمارے ساتھ کنارُوت گئے (جو کہ حال ہی میں احمدی ہوئے ہیں) بورنیو میں جتنی جگہ بھی جماعت بنی ہے اسمیں تقریباً ہر جگہ ہی دیہاتی لوگ شامل ہوئے ہیں۔ یہی حال جماعت کنارُوت کا ہے۔ یہاں کی عورتوں کے دن کا بیشتر حصہ گھر سے باہر ہی گذرتا ہے۔ جہاں وہ لوگ ربڑ کاٹتے اور بھینسیں وغیرہ چراتے ہیں۔ جتنے روز ہمارا کنارُوت قیام رہا ۱۰ عورتوں میں سے ۸ عورتیں فرداً فرداً آسکیں۔ اُنہیں نماز سکھائی گئی۔

دو عورتیں دارالتبلیغ سے زیادہ قریب رہتی تھیں وہ روزانہ مغرب و عشاء کی نمازیں ہمارے ساتھ باجماعت پڑھنے کے لئے آتی رہیں۔ اُنہیں ملائی زبان میں احمدیت کے موٹے موٹے مسائل سمجھائے گئے اور پنجوقتہ نماز کا التزام رکھنے کو کہا گیا۔ دو بار ملائی زبان میں قرآن کریم کا درس بھی دیا گیا۔ جو عورت ہمارے ساتھ گئی تھی اُسے نماز تو پہلے ہی سے سکھا دی گئی تھی۔ مگر ابھی تک پُوری باقاعدگی سے پڑھنے کی عادت نہیں ہوئی تھی۔ اِن سات دنوں میں وہ سب نمازیں باجماعت ادا کرتی رہی۔ اس کے علاوہ اسے نماز کا ترجمہ اور قاعدہ یسرنا القرآن بھی پڑھایا گیا۔ ساتھ ہی ساتھ اس لڑکی کو بھی نماز سکھائی گئی۔

جماعت کنارُوت کی احمدی خواتین میں سے ایک بہن جو دارالتبلیغ کے زیادہ قریب رہتی ہیں باقاعدگی سے نماز مغرب اور عشاء کے لئے آتی رہیں۔ یہ بہن باقی عورتوں سے زیادہ سمجھدار ہیں۔ انہیں عورتوں کے لئے بطور نگران مقرر کیا گیا ہے۔ تمام احمدی مستورات کو نماز سکھانا بھی ان کے ذمہ لگایا گیا ہے۔

ضمنی طور پر یہ عرض کر دینا چاہتی ہوں کہ یہاں کی جماعت کی عورتیں Dusun قوم سے احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ یہ وہ قوم ہے جو بالکل بے دین ہے۔ انہیں مذہب وغیرہ سے کوئی مَس نہیں۔ نیز ان کی زبان سے عربی الفاظ بڑی مشکل سے ادا ہوتے ہیں اور انہیں یاد رکھنے کے لئے انہیں بڑی جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اُنکے دلوں میں اپنا دین سیکھنے کا شوق پیدا کرے اور اسلام کے احکام پر عملدرآمد کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بزمِ مصباح

(۱) مَیں احمدی بہنوں سے خط و کتابت کرنا چاہتی ہوں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، نیز اہل بیت کے autographs ہاتھ کے لکھے ہوئے کاغذ بطور تبرک جمع کرنا چاہتی ہوں کیا کوئی بہن میری مدد کر سکتی ہے؟

غریب النساء معرفت دی پبلک سروس بہار شریف انڈیا

(۲) اگر کسی بہن کو کرسیوں اور میزوں پر وارنش کرنے اور بغیر کسی نقصان کے بالوں کو سیاہ کرنے کا نسخہ معلوم ہو تو بذریعہ مصباح مطلع فرمائیں۔ (ایک ضرورت مند)

(۳) میری خالہ امۃ المسیح اہلیہ راجہ صوبہ خان روپش کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نام عبد الرشید تجویز فرمایا ہے۔ تمام بہنیں دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم احمدیت بنائے۔ آمین!

(امۃ الرشید اہلیہ مستری عبد الرحمٰن میانوالی)

(۴) میری خالہ صوبیدار صوفی رحیم بخش صاحب چک لالہ کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۵ جنوری ۱۹۵۱ء کو دوسری بچی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نعیمہ تجویز فرمایا ہے۔ مصباح کی بہنیں دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ مولودہ کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمہ احمدیت بنائے۔ آمین! (صالحہ یاسمین ماڑی کینٹ)

(۵) ربوہ سے کئی طالبات امسال میٹرک کا امتحان دے رہی ہیں۔ تمام بہنیں ان کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔!

ایک طالبہ
میٹرک

(۶) میرے بھائی قریشی قیصر محی الدین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے اطلاع ملنے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔
"اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ نام خالق محی الدین رکھیں۔"

مولود مسعود ڈاکٹر احمد علی صاحب پریذیڈنٹ حلقہ دہلی دروازہ لاہور کا پوتا ہے۔ بہنیں اس کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

بشریٰ ناہید
لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستہائے دُعا

(۱) مَیں امسال بی۔ اے کے امتحان میں شامل ہو رہی ہوں۔ مصباحی بہنیں دُعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ کامیاب کرے۔ آمین!

(شمیم سعید بنت شیخ محمد سعید صاحب لاہور)

(۲) میرے ابا جان شیخ محمد لطیف صاحب ساکن وڈوالہ بانگر حال پاکپتن طویل علالت کے بعد اِس جہانِ فانی سے انتقال کر گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون آپ کو پاکپتن میں امانتاً دفن کر دیا گیا ہے۔ تمام بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ میرے ابا جان کے لئے دُعائے مغفرت فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(اہلیہ شیخ عبدالواحد صاحب مبلغ ایران)

(۳) عاجزہ کی والدہ صاحبہ اہلیہ عبدالسلام صاحب بھٹی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نیروبی کے لئے دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اُنہیں کامل صحت دے۔ آمین!۔ آپ چھ ماہ سے سخت بیمار چلی آتی ہیں اور بیماری ایسی پیچیدہ ہے کہ سمجھ نہیں آتی۔ جس کی وجہ سے ہم سب پریشان ہیں۔

(صفیہ بیگم کینیا کالونی نیروبی)

(۴) اِس سال عزیزم عبدالماجد دسویں جماعت کے امتحان میں اور عزیزی بشریٰ بیگم چھٹی جماعت کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ مصباحی بہنیں دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ دونوں کو کامیاب کرے۔ آمین!

(اہلیہ صاحبہ کیپٹن ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب انچارج سول ہسپتال ڈچکوٹ۔ لائلپور)

(۵) جناب محمود رشید صاحب کلکتہ سے اپنی اہلیہ صاحبہ کی صحت مندی کے لئے دُعا کے خواہشمند ہیں بہنیں دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آرام بخشے۔ آمین!

(۶) میرے محسن بھائی جان کے بیٹے عزیزم محمد اشرف صاحب اِس سال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں۔ بہنیں اعلیٰ کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں۔ نیز میرے بھائی جان ڈاکٹر محمد احمد آف عدن گھٹنے کی درد کی وجہ سے بیمار ہیں صحت یابی کے لئے دُعا فرمائیں۔

(صفیہ نعیم النساء بنت حاجی محمد الدین درویش از ربوہ)

(۷) میرے شوہر جناب محمد اکبر صاحب میر درویش قادیان بیمار ہیں۔ بہنوں سے درخواست ہے کہ دُعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ اُنہیں جلد کامل صحت عطا کرے۔ آمین!

(صادقہ میر گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میز پوش کا کونہ مع بیل و مرکز

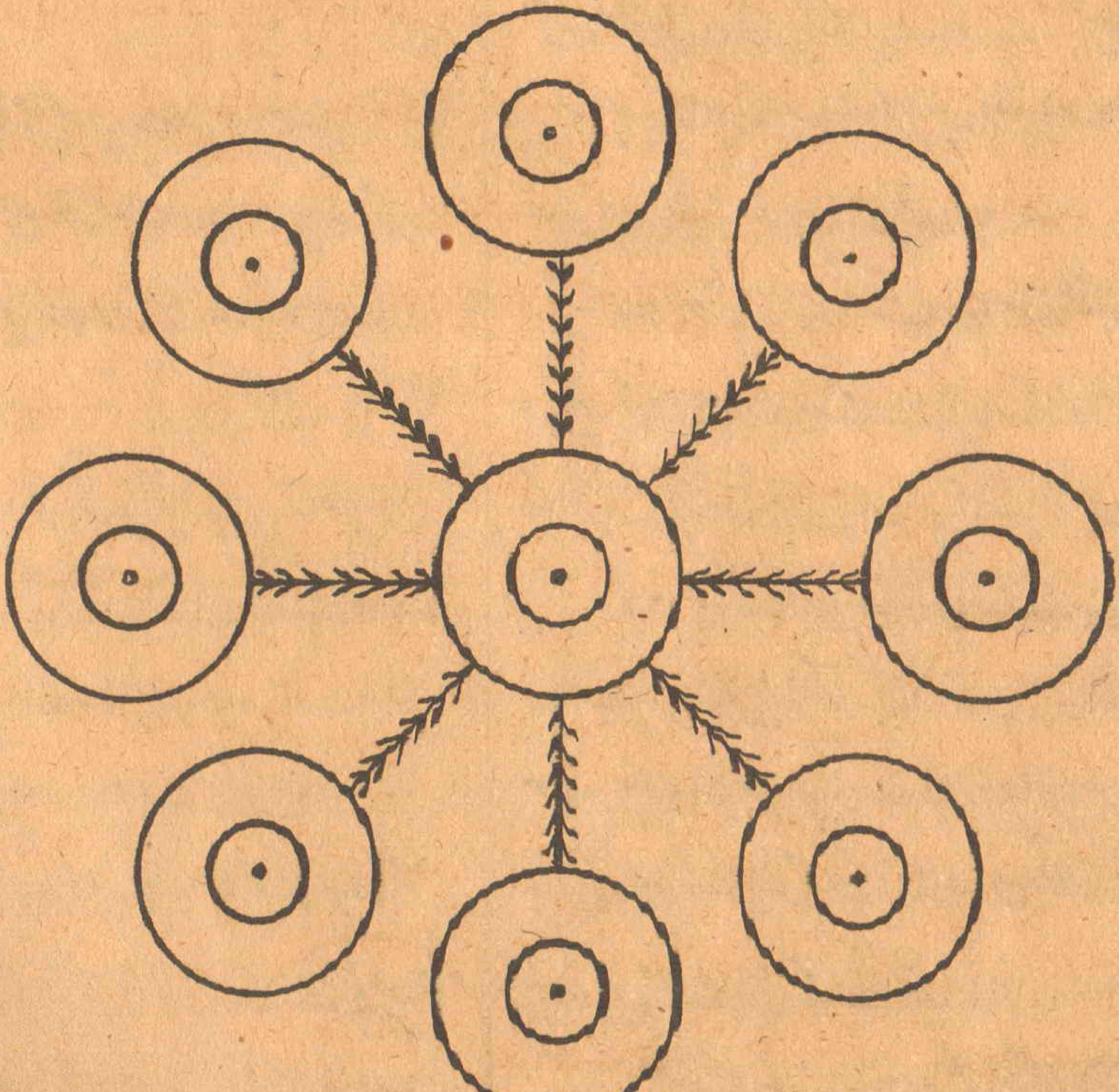

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) (۲) مکمل پھول

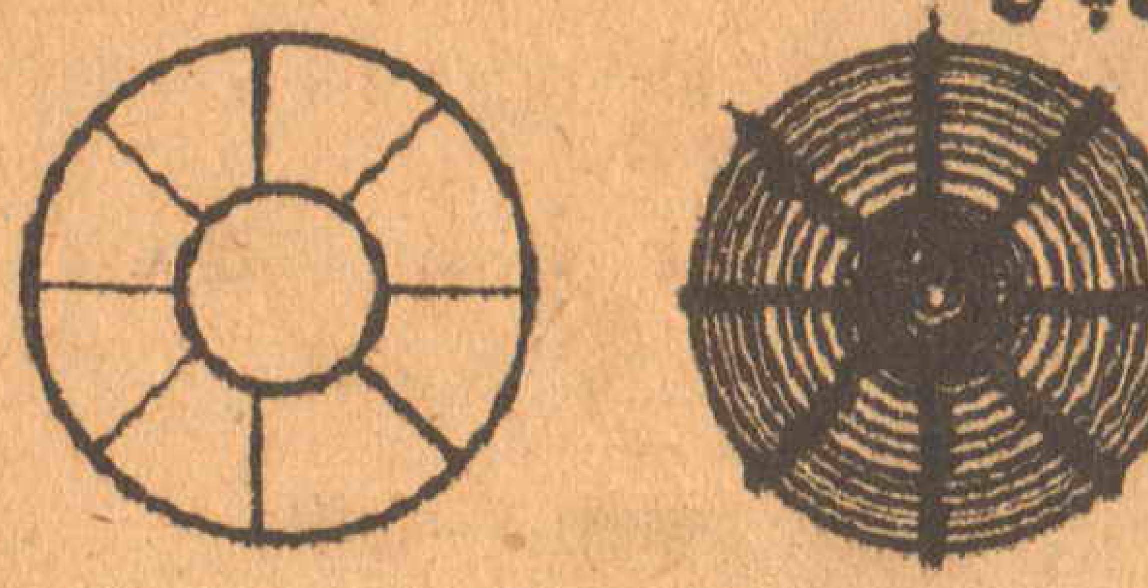

حسب پسند کپڑے پر موزوں رنگوں سے کاڑھیئے بیحد خوشنما معلوم ہوگا

ترکیب:۔ شکل نمبر ۱ کے مطابق دھاگے تان لیجئے۔ بعدہٗ تنے ہوئے دھاگوں پر مکڑی کے جالا کی طرح (شکل نمبر ۲ کی مانند) گول چکر کی صورت میں پھول بنایئے۔ درمیانی زیرہ سوئی پر صرف دو، دو بل ڈالکر بنایئے۔ پھول بنانا اندر کی طرف سے شروع کیجئے ..... اس کے علاوہ یہ کونہ اپلیک ورکس سے بھی بنایا جاسکتا ہے سنگر مشین سے کاڑھیئے .... تو بھی بہت خوبصورت معلوم ہوگا۔ بشرطیکہ صفائی سے تیار کیا جائے۔ ترکیب ..... شکل نمبر ۱ کی مانند دائرے میں آٹھ لکیریں کھینچ لیں۔ لکیروں کے درمیانی حصے پہلے کاڑھیئے۔ پھر لکیریں پن ورکس سے بنایئے ...... جیسا کہ شکل نمبر ۲ سے ظاہر ہے۔

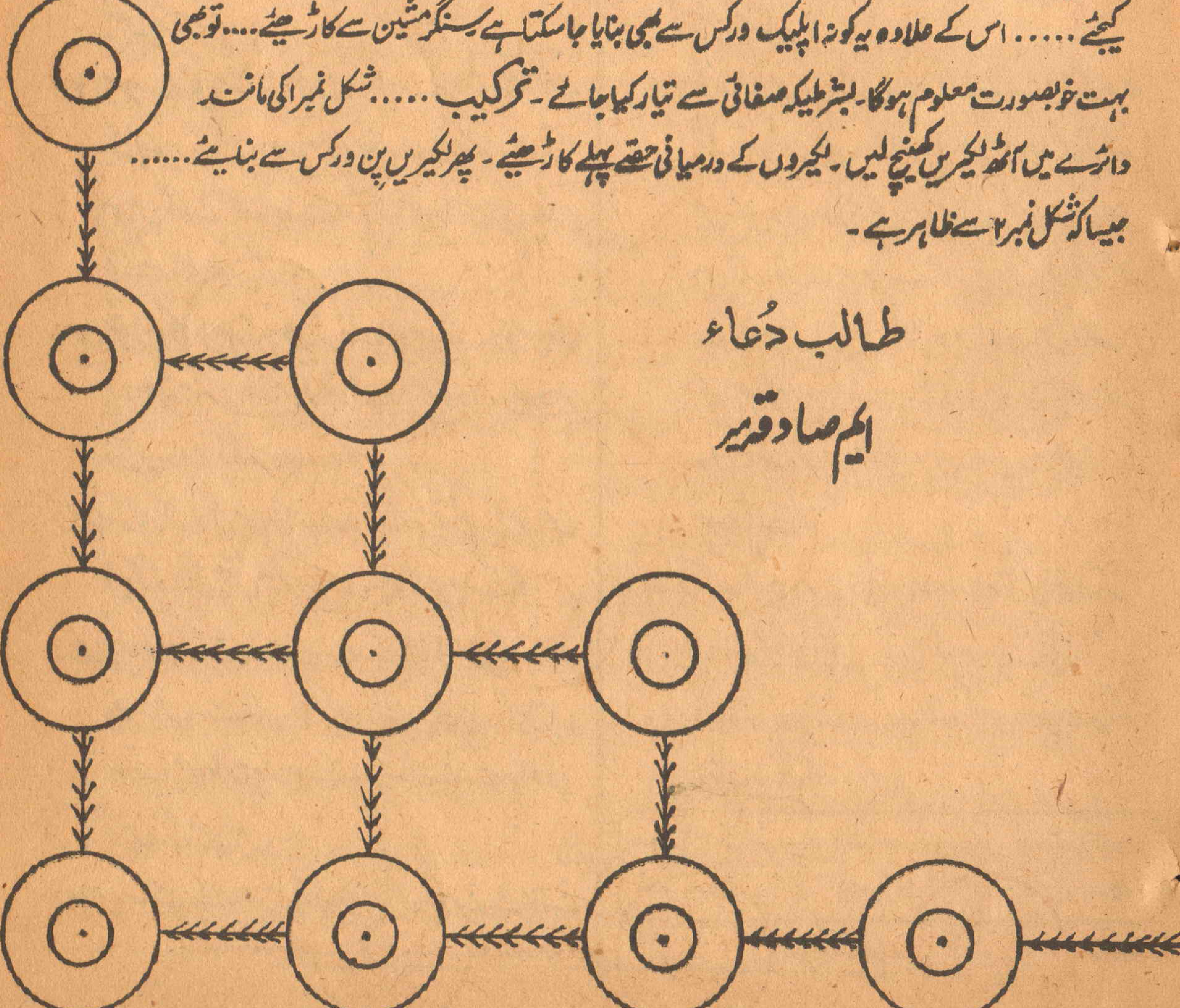

طالب دُعاء

ایم صادقہ نیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھر گرہستی

حسن آرا صاحبہ گوجرخان

(۱) کپڑوں پر سے تیل کے داغ دُور کرنا۔ یوکلپٹس آئل سے کپڑوں پر تیل کے پڑے ہوئے داغ دھبے سب دُور ہو جاتے ہیں۔ اور یوکلپٹس آئل کا داغ بھی نہیں پڑتا۔

(۲) سونے کی شناخت۔ اگر سونے پر شورہ کے تیزاب کی بوندیں گرائیں اور اس پر سفید داغ پڑ جائے تو اس میں کھوٹ سمجھنا چاہیئے اور اگر اصلی حالت میں رہے تو اُسے اصلی خیال کرو۔

(۳) خون کا دھبہ دُور کرنا۔ پانی میں نمک ملا کر جس جگہ پر دھبہ ہو اُس مقام کو تھوڑی دیر بھگو دیں۔ پھر دھو ڈالیں داغ دُور ہو جائے گا۔

(۴) اگر کارک بوتل میں تنگ آتا ہو تو اُسے زیتون کے تیل میں ڈبو کر کارک کو چولہے پر دبا دیں۔ چھوٹا ہو جائے گا۔

(۵) چاولوں کو کیڑے سے بچانے کے لئے فی من ایک سیر کے حساب سے نمک ملا کر کسی ایسے برتن میں رکھیں جس کا مُنہ اچھی طرح بند ہو سکے۔ ایسا کرنے سے چاول ٹوٹیں گے بھی نہیں۔

(۶) برسات کے موسم میں نمک کو نم آلود ہونے سے بچانے کے لئے نمک کے ڈبّے میں تھوڑے سے چاول ڈال دیں نمک خشک رہے گا۔

(۷) دودھ کو ہر چار گھنٹے بعد جوش دینے سے ۲۴ گھنٹے خراب نہیں ہوتا۔

(۸) اگر سالن میں نمک زیادہ ہو جائے تو سپاری کے ۳،۴ ٹکڑے جلائیں۔ جب انگارہ کی طرح ہو جائیں تو ہنڈیا میں ڈال دیں اور آنچ پر چند منٹ رکھیں۔ پھر نکال دیں نمک ٹھیک ہو جائے گا۔ نیز جلتا ہوا کوئلہ لے کر اس کو پانی میں ڈال دیں۔ اور اس حالت میں کہ ابھی اُس میں سنسناہٹ باقی ہو ہنڈیا میں ڈال دیں۔ کچھ دیر بعد نکال دیں۔ اس سے بھی نمک کم ہو جاتا ہے۔

(۹) اگر سالن میں مرچ زیادہ ہو جائے تو گھی نتھار کر دوبارہ کڑکڑائیں۔ مرچ کم ہو جائے گی۔

(۱۰) اگر کافور کو چاندی کے ساتھ رکھیں۔ تو چاندی کو زنگ نہ لگے گا۔

مصباح کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر مصباحی بہن کا فرض اوّلین ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کرے۔
(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۱۱۰۵ :۔ مَیں رحمت اللہ ولد حکیم محمد ظہیر الدین صاحب ساکن اروپ ضلع گوجرانوالہ حال سٹور حوالدار ۱۷۴۸۰ .P.O.M.O.A ریکارڈ آفس لاہور چھاؤنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ار جون سنہ ۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب محترم ابھی زندہ ہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد مبلغ ۱۵/۷ روپیہ پر ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ نیز میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہوگی اسکے بھی دسویں ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکورہ ہوگی۔ اور جو روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں اس قدر روپیہ حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھا جائے گا۔ العبد:۔ رحمت اللہ سٹور حوالدار ۱۷۴۸۰ پی۔ اے۔ ایم۔ سی ریکارڈ آفس لاہور چھاؤنی
گواہ شد:۔ خاکسار صلاح الدین حوالدار کلرک لاہور چھاؤنی۔
گواہ شد:۔ مفیض المعارف حوالدار کلرک لاہور چھاؤنی۔

نمبر ۱۱۲۶۸ :۔ مَیں امۃ الرحمٰن فاطمہ بنت عبد الکریم صاحب ڈار عمر ۲۱ سال ساکن سیالکوٹ حال دار السلام افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ار اگست سنہ ۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اِس وقت میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں ہے۔ اِس وقت نقد مبلغ ۶۰۰/- روپیہ ہے جو مجھے والد صاحب کی طرف سے ملا ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے مبلغ ۵/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہونگی۔ اسکے علاوہ اگر میری کوئی جائداد پیدا ہو یا بوقت وفات ثابت ہو تو اسکے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
الامۃ:۔ امۃ الرحمٰن فاطمہ بنت عبد الکریم صاحب ڈار دار السلام افریقہ۔
گواہ شد:۔ سید محمد حسین احمدی محاسب جماعت احمدیہ سیالکوٹ۔
گواہ شد:۔ عبد الکریم والد موصیہ۔

نمبر ۱۱۳۲۳ :۔ مَیں نظام الدین ولد میاں بدر الدین صاحب عمر ۳۵ سال ساکن ڈنگہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ستمبر سنہ ۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار آمد مبلغ ۵۵/- روپیہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد:۔ نظام الدین بقلم خود ساکن ڈنگہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات۔
گواہ شد:۔ حکیم محمد قاسم قریشی امیر جماعت احمدیہ لالہ موسےٰ۔
گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۱۳۳۶ — میں ملک بشیر احمد ولد ملک محمد عظیم صاحب مرحوم عمر ۲۲ سال متصل منشی محلہ لائلپور شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸؍جولائی ۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار تنخواہ مبلغ -/۵۶ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ جس کو میں ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ بشیر احمد ملک بقلم خود متصل منشی محلہ لائلپور۔ گواہ شد۔ عبد الغنی سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گھیانہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد۔ محمد عبد اللہ بی۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھیانہ۔

نمبر ۱۱۳۵۴ — میں عبد الحمید ولد محمد یوسف صاحب عمر ۴۰ سال ساکن حال لاہور مددگار کارکن امور عامہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴؍اکتوبر ۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ عبد الحمید خاں کارکن دفتر امور عامہ۔ گواہ شد۔ رشید احمد بدوملہی دفتر بہشتی مقبرہ۔ گواہ شد۔ عبد الحمید آصف دفتر بہشتی مقبرہ۔

نمبر ۱۱۶۷۹ — میں حبیب اللہ قریشی ولد عظمت اللہ صاحب قریشی عمر ۵۳ سال ساکن حافظ آباد ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹؍ستمبر ۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے میری گذر اوقات وکالت کی آمدنی پر ہے جو غیر معین ہے میں اپنی ماہوار آمدنی کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میری وفات پر کوئی جائداد از قسم منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس وصیت کی رو سے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد۔ حبیب اللہ قریشی پلیڈر حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد۔ مرزا حبیب احمد سیکرٹری امور عامہ حافظ آباد۔ گواہ شد۔ محمد صدیق مربی اطفال

نمبر ۱۱۷۳۸ — میں رشید احمد ولد حشمت علی صاحب قوم قریشی عمر ۲۵ سال ساکن کھرولیاں خاص ڈاکخانہ اوچیاں ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷؍نومبر ۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میں پناہ گزین ہوں۔ ایک سلائی کی مشین قیمتی اندازاً -/۱۰۰ روپیہ ہے۔ اس پر میں کام کرتا ہوں۔ میری آمدنی آجکل قریباً -/۲۵ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ بقلم خود رشید احمد موصی مذکور۔ گواہ شد۔ صوفی علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد۔ قاضی محمد ابراہیم

نمبر ۱۱۷۴۲ — میں حکیم محمد الدین ولد حکیم غلام علی صاحب انصاری ساکن ڈنڈپور کھرولیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷؍نومبر ۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری سابقہ جائداد ۲½ گھماؤں زمین چاہی موضع پنڈوری جینیاں میں ہے۔ اسکے علاوہ قادیان میں ایک مکان پختہ ہے جس کے چار کمرے بمع برآمدہ ہے۔ زمین سفید ۱۰۰ مرلہ مغرب کی طرف واقع ہے اسوقت میں پناہ گزیں ہوں۔ ڈنڈپور کھرولیاں میں ایک مکان پختہ ہے جسکے چار کمرے ہیں۔ بوجہ نابینا ہونے کے میں کوئی کام نہیں کرتا۔ مندرجہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد۔ نشان انگوٹھا حکیم محمد الدین سکنہ ڈنڈپور کھرولیاں ضلع سیالکوٹ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد۔ صوفی علی محمد انسپکٹر وصایا حال وارد بھاگووال۔
گواہ شد۔ شریف احمد ڈنڈیور گھر ولیاں۔

نمبر ۱۱۷۸۲ میں حکیم ظفرالدین احمد ولد حکیم محمد عبدالجلیل صاحب عمر ۴۴ سال ساکن بھیرہ حال شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت ایک مکان پختہ قیمتی -/۵۷۰۰ روپیہ سفید زمین ۲۴ مرلہ قیمتی -/۱۹۲۰ روپیہ اسکے نصف حصہ کا میں مالک ہوں۔ اپنے حصے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گذارہ اس وقت ماہوار -/۱۲۵ روپے پر ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ بھیرہ ضلع شاہپور میں ہمارے مندرجہ ذیل جدی جائداد ہے جسکے مالک ہم پانچ بھائی۔ تین بہنیں اور والدہ ہیں۔ میرے حصے پر میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ایک مکان پختہ بھیرہ میں قیمتی -/۵۰۰ روپیہ نصف حویلی واقع منڈی چوہڑیاں والی بھیرہ میں قیمتی -/۱۵۰۰، ۱/۲ ۱۰ بیگھے زمین قیمتی -/۳۲۰۰۔ العبد۔ حکیم ظفرالدین احمد محلہ احمدپورہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد۔ حکیم مرغوب اللہ منڈی قلعہ شیخوپورہ۔

نمبر ۱۱۸۱ میں منصورہ بیگم زوجہ سید یار محمد صاحب عمر ۳۰ سال ساکن شاہ مسکین ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر -/۲۰۰۰ روپے بذمہ خاوند ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ۔ منصورہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ سید یار محمد بقلم خود۔ گواہ شد۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۸۲ میں نور محمد ولد چوہدری مولا بخش صاحب عمر ۶۴ سال چک ۶۱ ڈاکخانہ شاہ کوٹ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ پاکستان میں عارضی زمین الاٹ ہوئی ہے جسکی سالانہ آمدنی قریباً دو صد روپیہ ہے۔ میں تازیست اس آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی العبد:۔ نور محمد احمدی ساکن چک ۶۱/R.B امیدیا نوالہ ڈاکخانہ شاہ کوٹ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ چوہدری انوار احمد احمدی ″
گواہ شد:۔ چوہدری فیض احمد احمدی انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۱۱۸۴۴ میں برکت بی بی زوجہ محمد حسین صاحب عمر ۴۲ سال ساکن چک ۵ ڈاکخانہ چک ۶ ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ایک عدد راس بھینس بعوض حق مہر قیمتی مبلغ -/۱۸۰ روپے۔ لونگ طلائی قیمتی -/۱۰ روپے اور دیگر زیورات چاندی قیمتی -/۱۷ روپے۔ کل جائداد کی قیمت -/۲۰۷ روپے ہے۔ میں اسکے ۱/۹ نویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اسکے بعد جو جائیداد پیدا کروں یا جائیداد متروکہ پر بھی یہ وصیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ برکت بی بی زوجہ محمد ..... چک ۵ ضلع لائلپور (نشان انگوٹھا) گواہ شد:۔ محمد حسین خاوند موصیہ (نشان انگوٹھا) گواہ شد:۔ خدا بخش پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۵ ڈاکخانہ درکھانہ ضلع لائلپور +

نمبر ۱۲۵۹۲ ـ میں امۃ القدیر تسنیم زوجہ عبد الکریم صاحب دار الفضل قادیان حال کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد مبلغ ۵۰۰/- پانصد روپیہ حق مہر ہے جو بذمہ خاوند عبد الکریم صاحب ولد قادر بخش صاحب ہے۔ اسکے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے اسلئے میں اس حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ اگر میری کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسپر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اگر میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ:۔ امۃ القدیر زوجہ عبد الکریم معرفت جمعدار فضل الدین صاحب اوور سیر پوری بلڈنگ بھاٹی سٹریٹ ۹۳ گورو تیغ بہادر روڈ کرشن نگر لاہور۔ گواہ شد:۔ جلال الدین شمس ۔ گواہ شد:۔ جمعدار فضل الدین والد موصیہ +

نمبر ۱۵۸۸ ـ میں نصیر احمد صاحب ولد چوہدری محمد دیوان صاحب عمر ۲۳ سال ساکن چک ۳۱۲/ج ب ڈاکخانہ چک ۱۱۰/ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ میرا گذارہ زمینداری پر ہے جو سالانہ چھ صد روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ العبد:۔ نصیر احمد ولد محمد دیوان صاحب ساکن چک ۳۱۲/ج ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ چوہدری محمد حسین ولد چوہدری شاہ محمد چک ۳۱۲/ج ب لائلپور۔ گواہ شد:۔ امیر احمد ولد چوہدری پیر محمد چک ۳۱۲/ج ب ضلع لائلپور +

نمبر ۱۱۶۲۱ ـ میں محمد بشیر ولد چوہدری بوٹے خاں عمر ۲۶ سال ساکن چوہڑکانہ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ نومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار آمد مبلغ ساٹھ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپردازکو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد بشیر بقلم خود چوہڑکانہ ریلوے سٹیشن۔ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ قاضی عبد الوحید مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا +

نمبر ۶۲۴۹ ـ میں محمد سعید ولد حکیم عطار قی صاحب مرحوم ساکن محلہ دار الفضل قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ فروری ۱۹۴۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ ۱۵ روپے ہے ... تحط الاوقس مبلغ سوا دو روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ محمد سعید بقلم خود قادیان دار الامان ۲۴-۲-۲۲ء۔ گواہ شد:۔ امیر الدین موصی ۱۶۶۳۔ گواہ شد:۔ محمد یوسف احمدی قادیان دار الامان حال قتم ۲۲-۲-۲۴ء +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۲۳۸۹ - میں محمد اسمٰعیل ولد امام الدین صاحب عمر ۳۸ سال ساکن نوکریاں ڈاکخانہ چوہڑ منڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ر جون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد فی الحال کوئی نہیں ہے جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اراضی اڑھائی کنال موضع شکار پور ضلع گورداسپور میں تھی واپس ملنے پر اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ مرکز پاکستان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ سالانہ آمدنی از قسم زمیندارہ پر ہے جو یکصد روپیہ ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ محمد اسمٰعیل موصی مذکور۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا گواہ شد:۔ دین محمد پریذیڈنٹ۔

نمبر ۱۲۳۹۱ - میں عبد الکریم ولد امام الدین صاحب عمر ۲۹ سال ساکن نوکریاں ڈاکخانہ چوہڑ منڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ر جون ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے جو تھی وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ اراضی اڑھائی کنال موضع شکار ضلع گورداسپور میں تھی واپس ملنے پر اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں لیکن میرا گذارہ سالانہ آمدنی مبلغ -/۱۰۰ روپیہ پر ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد اسکے علاوہ ثابت ہوگی تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد عبد الکریم موصی مذکور۔ گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ دین محمد پریذیڈنٹ۔

نمبر ۱۲۴۷۲ - میں مریم بی بی زوجہ شیخ اشفاق احمد صاحب عمر ۳۱ سال ساکن دنیاپور ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۹ر ستمبر ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۴۰۰ روپیہ کانٹا طلائی وزنی ۶ ماشہ قیمتی -/۵۰ روپیہ انگوٹھی طلائی وزنی ۳ ماشہ قیمتی -/۲۵ روپیہ۔ سہاڑلی وزنی ۱/۲ ۴ ماشہ قیمتی -/۵۵ روپیہ کل جائداد مبلغ -/۵۳۰ روپیہ ہے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی رقم یا کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت جس قدر میری جائداد ہو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ الامۃ:۔ مریم بی بی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ شیخ اشفاق احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۲۳۱ - میں علی محمد ولد چوہدری امام الدین صاحب عمر ۴۰ سال ساکن عیسو گیگا ڈاکخانہ سوکنونڈ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ر مئی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت چھ کنال چاہی واقعہ موضع بھنگالہ ضلع سیالکوٹ میں ہے جسکی قیمت اندازاً -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ لیکن میرا گذارہ کاشتکاری پر ہے جسکی آمدنی سالانہ -/۲۰۰ روپیہ ہے۔ اراضی ۶ کنال اور سالانہ آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اسکے علاوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر میری وفات کے بعد اور کوئی جائداد ثابت ہوئی تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن مذکور ہوگی۔ العبد: علی محمد ولد امام الدین۔ گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: چوہدری دین محمد پریذیڈنٹ

نمبر ۱۲۲۶۰ میں امۃ الحفیظ احمدی بنت چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب عمر ۱۸ سال سکنہ چک ۹ پنیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ فروری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد زیورات طلائی قیمتی ایک سو روپیہ ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی روپیہ بمد وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اسقدر روپیہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیا جائیگا۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز مرنیکے وقت میری جس قدر جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: امۃ الحفیظ بنت چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب۔ گواہ شد: مہر الدین سیکرٹری وصایا۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۲۷۴ میں فضل دین ولد مولا بخش صاحب عمر ۲۷ سال ساکن چوہڑ منڈہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت نقد مبلغ ۔/۵۰ روپیہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہے اور میرا گذارہ ماہوار پنشن مبلغ ۔/۳۰ روپیہ پر ہے۔ مبلغ ۔/۵۰ روپیہ اور ماہوار پنشن ۔/۳۰ روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد اسکے علاوہ ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مذکور ہوگی۔ العبد: فضل الدین ولد مولا بخش سابقہ سکونتی ٹھکار ماچھیاں۔ گواہ شد: چوہدری دین محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چوہڑ منڈہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۲۲۹۹ میں عبد الحفیظ خان ولد ملک اللہ رکھا صاحب عمر ۲۲ سال سکنہ محلہ سلطانپورہ ڈاکخانہ نولکھا ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ مئی ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد نہیں ہے ماہوار آمد بذریعہ ملازمت ریلوے مبلغ ۔/۱۰۵ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عبد الحفیظ خان احمدی اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر محلہ سلطانپورہ ۳۴ مالا بار سٹریٹ لاہور۔ گواہ شد: مرزا مولا بخش ولد میراں بخش صاحب سکنہ فیض باغ لاہور۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۵۶۷ میں عائشہ بیگم زوجہ حمید احمد صاحب درویش قادیان عمر ۲۲ سال ساکن چوڑا ڈالی چک ۳۲۱ ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ نومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ۔/۲۰۰ دو صد روپیہ ہے جو کہ خاوند سے وصول کر لیا ہے اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: عائشہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا مہر الدین موصیہ کا باپ ہوں۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۵۶۹ میں وسیم بیگم زوجہ چوہدری محمد حسین صاحب درویش قادیان ساکن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوڑانوالی چک ۲۲/۱۱ ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ جو کہ خاوند کے ذمہ ہے۔ کانٹے طلائی وزنی ۹ ماشے قیمتی -/۷۵ روپیہ۔ کل جائداد مبلغ -/۲۷۵ روپے کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اور اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: وسیم بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد: چوہدری محمد حسین خاوند موصیہ درویش قادیان۔

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا حلقہ شیخوپورہ۔

نمبر ۱۱۵۷۱ — میں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری حسن محمد صاحب عمر ۴۰ سال ساکن چوڑانوالی چک ۲۲/۱۱ ڈاکخانہ مومن ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حق مہر -/۲۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس پر اور میری متروکہ جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی زوجہ حسن محمد صاحب موصی۔ گواہ شد: چوہدری حسن محمد خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا حلقہ شیخوپورہ۔

نمبر ۱۱۶۰۴ — میں محمد اقبال ولد چوہدری غلام قادر صاحب نمبردار عمر ۲۰ سال ساکن چک ۱۱/۱ ج ب ڈاکخانہ چک ۴۲ ج ب ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ...... حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضل تعالیٰ ابھی حیات ہیں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں ہے لیکن چونکہ میں انکی زمین کی کاشت کرتا ہوں جسکے ذریعہ اندازاً -/۲۵۰ روپیہ سالانہ آمد ہو جایا کرتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: محمد اقبال بقلم خود چک ۱۱/۱ ج ب ڈاکخانہ چک ۴۲ ج ب ضلع سرگودھا۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد: سلطان احمد بقلم خود برادر اکبر حقیقی موصی مذکور۔

نمبر ۱۱۷۰۲ — میں جمعدار محمد شریف احمد ولد حکیم نور محمد صاحب ساکن کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد سندھ حال لاہور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ اگست ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں۔ میری آمد ماہوار اسوقت -/۱۵۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہونگا۔ علاوہ ازیں اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جتنی بھی میری جائداد ثابت ہوگی اسکی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ العبد: (جمعدار) محمد شریف احمد آرٹیفیشل لمب سنٹر لاہور چھاؤنی۔

گواہ شد: علی محمد دکاندار گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد: چوہدری محمد بدر الدین احمدی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۱۱۹۱۱ - مَیں فاطمہ بی بی زوجہ چوہدری محمود احمد صاحب عارف عمر ۲۴ سال ساکن نوانکوٹ ڈاکخانہ فیض پور کلاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائداد حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۳۰۰ روپیہ و زیورات وزنی ۱/۲ ۱ تولہ قیمتی -/۱۵۰ روپیہ۔ اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اپنی زندگی میں اگر کوئی رقم یا کوئی جائداد بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا کر رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی - اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - الامۃ :- نشان انگوٹھا فاطمہ بی بی موصیہ مذکور

گواہ شد :- چوہدری محمود احمد عارف واقف زندگی خاوند موصیہ حال درویش قادیان - گواہ شد :- سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۔

نمبر ۱۱۹۳۴ - مَیں اللہ رکھا ولد عمر بخش صاحب بھاگووال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ جنوری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد اراضی مسات گھماؤں سکنہ بھاگووال تحصیل سیالکوٹ میں ہے جسکی قیمت اندازاً -/۴۰۰۰ روپیہ ہے - اسکے علاوہ کوئی اور جائداد نہیں ہے - مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں - میرا گزارہ اسکے علاوہ طب پر ہے جسکی ماہوار آمد زیادہ سے زیادہ دس روپیہ ہے - مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا - اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - العبد :- چوہدری اللہ رکھا ولد عمر بخش سکنہ بھاگووال ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :- مولوی اللہ دتا بھاگووال ضلع سیالکوٹ - گواہ شد :- محمود احمد مبلغ سلسلہ

نمبر ۱۲۰۰۷ - امۃ الحفیظ بیگم زوجہ مستری محمد احمد صاحب واقف زندگی ساکن پرانی انارکلی محمد عمر روڈ مکان ۵۴ لاہور - بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲ فروری ۱۹۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ ایکہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے اسکے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں - اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - الامۃ :- امۃ الحفیظ بقلم خود - گواہ شد :- مستری محمد احمد واقف زندگی خاوند موصیہ - گواہ شد :- عبدالحق شاکر واقف زندگی دفتر وکیل المال حال ربوہ ۔

نمبر ۱۲۰۱۸ - مَیں اقبال بیگم زوجہ محمد عبداللہ صاحب قوم راجپوت عمر ۲۰ سال ساکن تلونڈی کھجورو والی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری جائداد صرف زیور طلائی تین تولہ قیمتی -/۲۰۰ روپیہ اور حق مہر -/۳۰۰ روپیہ - کل -/۵۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ہوگی اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک انجمن مذکور ہوگی - الامۃ :- اقبال بیگم زوجہ محمد عبداللہ ساکن تلونڈی کھجوروالی - گواہ شد :- محمد عبداللہ خاوند موصیہ - گواہ شد :- مبارک احمد ناصر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

نمبر ۱۲۰۱۹ - مَیں محمد عبداللہ ولد مہر دین صاحب قوم راجپوت عمر ۲۲ سال ساکن تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

[illegible] بتاریخ ۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ دکان کی ماہوار آمد مبلغ -/۳۰ روپیہ پر ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا اور جو جائداد آئندہ پیدا کروں اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد میری ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد عبداللہ تلونڈی کھجور والی۔ گواہ شد:۔ محمد شفیع ولد کریم بخش۔ گواہ شد:۔ حاکم دین پریذیڈنٹ ٭

نمبر ۱۲۰۲۳ ۔ میں حامدہ مبارکہ بنت مولوی محمد یوسف صاحب عمر ۱۵ سال۔ سیمنٹ ورکس روہڑی سندھ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد زیور طلائی وزنی ایک تولہ پانچ ماشہ۔ نقد مبلغ -/۷۰ روپیہ اور جیب خرچ ماہوار -/۵ روپیہ۔ ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک انجمن مذکورہ ہوگی۔ الامتہ:۔ حامدہ مبارکہ گواہ شد:۔ مولوی محمد یوسف والد موصیہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری عبدالحمید۔

نمبر ۱۲۰۶۴ ۔ میں امۃ القیوم زوجہ محمد عثمان قوم مغل عمر ۲۸ سال ساکن بیرون دہلی دروازہ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰۔ زیورات طلائی وزنی ۸½ تولے قیمتی -/۸/۸۹۲ روپے۔ کل جائداد کی قیمت -/۸/۲۸۹۲ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروں تو اس قدر رقم اسکی قیمت سے منہا کر دی جائیگی۔ آئندہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا ترکہ ہوگا اس پر بھی اس وصیت کا اطلاق ہوگا۔ الامتہ:۔ امۃ القیوم۔ گواہ شد:۔ محمد عثمان خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۱۰۸۸ ۔ میں رشیدہ بیگم زوجہ بدرالدین صاحب قادیان حال لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ اسوقت کچھ بھی نہیں ہے۔ صرف زیور بعوض حق مہر -/۲۰۰ روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے کے بعد میری جو جائداد ثابت ہوگی اسپر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ:۔ رشیدہ بیگم زوجہ بدرالدین صاحب نشان انگوٹھا۔ بمعرفت بدرالدین صاحب کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد:۔ بھابی زینب صاحبہ نواب بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ عائشہ بی بی، امۃ القیوم نشان انگوٹھا ٭

نمبر ۱۲۴۶۴ ۔ میں صادقہ بیگم مسرت اہلیہ میاں عبدالحمید صاحب فاروقی قوم مغل عمر ۲۴ سال ساکن لاہور ۱۹ ابام سٹریٹ ڈاکخانہ خاص لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ اگست ۴۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد فی الحال حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ -/۲۰۰۰ بذمہ میرے خاوند مذکور کے واجب الادا ہے زیورات طلائی وزنی سات تولے قیمتی -/۷۰۰ روپیہ۔ کل جائداد -/۲۷۰۰ روپیہ کی ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ، مرکز پاکستان کرتی ہوں۔ اسکے علاوہ میرا جیب خرچ مبلغ -/۲۰ روپیہ میرے خاوند مذکور سے ملتے ہیں۔ اسکے بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ حسب خرچ کی کمی بیشی کے مطابق حصہ آمد ادا کرتی رہوں گی۔ میرے مرنیکے بعد اگر اس کے علاوہ اور جائداد ثابت ہوگی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان حال ربوہ ضلع جھنگ پاکستان ہوگی۔ العبد:۔ صادقہ بیگم زوجہ عبد الحمید صاحب فاروقی حال کوہ مری۔ گواہ شد:۔ عبد الحمید فاروقی بقلم خود۔

گواہ شد:۔ ابو العطاء جالندھری نزیل مری

۲۰-۸-۴۹

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا بقلم خود

کٹ ورک و پیچ ورک میں نفیس نمونہ

درمیانی پھول اور پتیوں پر رنگدار کپڑا لگا کر بٹن ہول اسٹیچ سے کاڑھیئے۔ بعد ازیں جہاں × اس قسم کے نشان ہیں۔ تیز قینچی سے کپڑا کاٹ ڈالیئے بعد تیاری بے حد خوبصورت دکھائی دیگا۔

حسن آرا بٹ
گوجر خان۔ ضلع راولپنڈی